



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 27 اکتوبر 2005ء بر طابق 23 رمضان المبارک 1426 ہجری بروز جمعرات

صیغہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۱	آغاز کارروائی حلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۱
۲	وقفسوالات۔	۲
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۳
۴	مشترک تحریک اتحاق نمبر 4 مجاہب محترمہ دوستہ عرفان۔	۴
۵	مشترک تحریک اتحاق نمبر 8 مجاہب جان محمد بلیدی رحمت علی بلوج اور ڈاکٹر شعیح احراق۔	۵
۶	قرارداد نمبر 134 مجاہب سردار محمد عظیم موسیٰ خیل۔	۶
۷	قرارداد نمبر 149 مجاہب عبدالرحیم زیارتوال، سردار محمد عظیم موسیٰ خیل۔	۷
۸	مشرکہ قرارداد نمبر 150 مجاہب عبدالرحیم زیارتوال، چکول علی ایڈووکیٹ۔	۸
۹	قرارداد نمبر 161 مجاہب جناب چکول علی ایڈووکیٹ۔	۹
۱۰	چیئرمین خصوصی کمیٹی بی کی رپورٹ۔	۱۰

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 27 اکتوبر 2007ء بروز جمعہ 23 رمضان المبارک 1426ھ بوقت بارہ بجکر تیس منٹ پر زیر صدارت جناب الحاج جمال شاہ کاظمی برائے اپنے پیشہ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
جناب اپنے پیشہ۔ اسلام علیکم۔

مذاہت قرآن پاک و ترجمہ

از

حافظ عبد الملک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ .

وَمَنْ يُرِغَبُ عَنْ مُلْكٍ إِلَّا هُوَ أَهِيمٌ إِلَّا مَنْ سَفَهَ نَفْسَهُ وَلَقَدْ أَسْطَفَنَا فِي الدُّنْيَا
 وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمَنِ الْصَّلِحُونَ إِذَا قَالَ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
 صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ .

ترجمہ۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا امیر بان نہایت رحم والا ہے۔

اور ابراہیم کے دین سے کوئی روگردانی نہیں کر سکتا ہے بغیر اسکے جو نہایت نادان ہو، تم نے ان کو دنیا میں بھی
 منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ صلحاء ہوں گے۔ یاد کرو جب اس کو کہا اس کے رب نے حکمرداری کرتے
 ہو لا کہ میں حکمردار ہوں۔ تمام عالم کے پروردیگار کا۔

جناب اپنے پیشہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

سردار محمد اعظم موی خیل۔ پاؤخت آف آرڈر

جناب اپنے پیشہ۔ وقفہ سوالات کے بعد۔

جناب اپنے پیشہ۔ وقفہ سوالات۔

☆ 962 روبینہ عرفان مورخہ 25 جون 2005 کے اجلاس میں موخر شدہ

کیا وزیر ایسا نہ ایڈیمکسیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئی شہر میں ہزاروں رکشہ بغیر پرست کے چل رہے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کوئی میں کل رکشوں کی تعداد کس قدر ہے۔ نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ ان رکشوں کی دھواں سے کوئی شہر کی ماحولیات نری طرح متاثر ہو رہی۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان رکشوں میں تی۔ این۔ جی اگانے کی تجویز پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے۔

وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب امیرکر۔ محترمہ روپیہ عرفان کے سوالات کے جواب موصول نہیں ہوئے۔

میر امام اللہ نو تیزی۔ وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن۔ جناب جواب میرے پاس ہیں میرے چیزیں آئیں تو میں ان کو بتاؤں گا۔

جناب امیرکر۔ اگلا سوال۔

☆ 965 محترمہ روپیہ عرفان

کیا وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئی شہر کی وسیع رقبہ اور گنجان آبادی کیلئے مختلف روٹس پر انہائی خراب حالت میں چلنے والی بسوں کی تعداد کافی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے روٹ پر ٹس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے؟

وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب امیرکر۔ سردار محمد عظیم اپنا سوال پکاریں۔

☆ 1010 سردار محمد عظیم موی اخیل۔

کیا وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ جنوری 2003 تا 30 جون 2005 کے دوران صوبہ میں کل کس قدر شراب لائنس کن افراد کو جاری ہوئے ہیں؟ نیز گزشتہ ڈھائی سالوں میں

کتنے شراب لاں سنوں کی تجدید اور کتنے منسوج کر دیئے ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے؟
وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن۔

گزارش ہے کہ محکمہ وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن بلوچستان میں از 30 جون 2005 کو کسی غیر مسلم کو کوئی شراب کی لائنس جاری نہیں کیا گیا اور نہ ہی کسی کی شراب لاں سنس اس دوران منسوج کی گئی البتہ محکمہ ہذا کے منتظر شدہ شراب کے لائنس ہر سال پاندی کے ساتھ مبلغ = 1'000/- (ایک لاکھ) فی لائنس سالانہ تجدیدی فیس کے وصولی کے بعد تجدید کے جاتے ہیں۔ جنکی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

<u>تعداد لائنس</u>	<u>نام ضلع</u>	<u>نمبر شمار</u>
10 عدد	ضلع کوئٹہ	1
01 عدد	ضلع بی	2
01 عدد	ضلع نصیر آباد	3
05 عدد	ضلع جعفر آباد	4
01 عدد	ضلع خضدار	5
10 عدد	ضلع اسپیله	6
01 عدد	ضلع گواڑ	7

میر امان اللہ فویزی (وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن)۔ جناب آپ بھی میرے دفتر میں آجائیں میں آپ کی تسلی کر ادؤں گا۔

سردار محمد عظیم موئی خیل۔ جناب ہم آپ کو دفتر میں طیں۔
مائیک بند۔

آپس میں باقیں۔

جناب اپنکر۔ آپ کا کیا ضمنی ہے۔ بہت لعل گذش۔

بہت لعل گذش۔ جناب میر اضمی سوال یہ ہے میں معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا۔

کیا وزیر ایکسا نیز متعلف فرمائیں گے کہ جنوری 2003ء 30 جون 2005 کے دوران جواب میں لکھا ہے کہ ہم کسی کو بھی لا سنس جاری نہیں کیا گیا نام کہاں سے دیں گے۔

جناب اپنے۔ جب جاری نہیں کیا گیا تو کس چیز کا لست دیں گے سردار صاحب آپ نے تو پوچھا ہے کہ 2003/2005 کے دوران جتنے بھی جاری ہوئے ہیں اسکے نام دے دیں اس نے جواب میں لکھا ہے کہ کوئی جاری نہیں ہوا ہے تو پھر آپ کیا لگتے ہو۔

سردار محمد عظیم موی خیل۔ جاری ہوا ہے جناب اپنے کوئی میں دیں ہے بھی میں ایک ہے اور انصیر آزاد میں ایک ہے۔

جناب اپنے۔ یہ پرانے ہیں سردار صاحب آپ سوال اور جواب کو چیک کریں میں آپ منش صاحب خود ایک اچھے انسان ہیں اس نے جواب دے دیا ہے اور کہتے ہو کہ جواب نہیں دیا ہے جی مینگل صاحب۔

محمد اکبر مینگل۔ جناب اپنے کوئی نیالا سنس جاری نہیں ہو گا اور پرانے جتنے بھی ہیں ان کو مفسوخ کیا جائے گا کیا اس کی وضاحت کریں گے منش صاحب۔

میر امان اللہ نو تیری (وزیر ایکسائز نیکیشن)۔ پرانے جتنے بھی لا سنس ہیں وہ کوثر کا مسئلہ ہے ان کو پہلے بھی cancel کرچکے ہیں کوثر نے ان کو بحال کیا ہے

جناب اپنے۔ تو تیری صاحب جب تک ہم آپ کو نہیں کہیں آپ بات نہ کریں۔ جی last ٹھنڈی سوال ہے جی حافظ صاحب۔

حافظ احمد اللہ۔ (وزیر) جناب اپنے کی ذکر آئی اس لئے میں نے کہا کہ اس پر بات کروں ایم ایم اے کا مسلم لیگ کے ساتھ معاملہ ہوا ہے اس میں اکبر مینگل نے جو کہ اگر آپ کو یاد ہے کہ اسی دن چیف منش نے اپنے فلور پر یہ اعلان کیا کہ جتنے بھی لا سنس ہیں وہ cancel اور آئندہ ہ کوئی لا سنس جاری نہیں کیا جائے گا یہ منش کی ریکارڈ سے پتہ چلا کرنے لا سنس جاری نہیں ہوا ہے جو پرانے لا سنس cancel کیا گیا ہے یا آپ کو بھی پتہ ہے اور ہم کو بھی پتہ ہے اس کے خلاف وہ متعلقہ لوگ کوثر ہیں۔ کوثر میں کیس چل رہا ہے انہوں نے cancellation کے متعلق stay یا ہے۔ باقی

کورٹ جو فیصلہ کرتے ہیں وہ کورٹ کی مرخصی ہے

جناب اپنے LAST supplementary میں ہے۔

سردار محمد اعظم موی خیل۔ میری Supplementary Issue ہوتے ہیں پر مست کرنے والے ہیں اس کے لئے اس کے لئے یہ سوال لے آئیں مولانا صاحب اس کو بھجوادا اگر یہ ہر سوال کا جواب دیں تو

رات نجات جائے گی جب تک میں آپ کو نہ کہوں آپ جواب نہ دیں بیٹھ جائیں۔ جی۔

بہت لال گھش۔ لائنس وہ ہوتی ہے جس پر شراب Seal کی جاتی ہے وہ دکانداروں کو ملتا ہے پر مست جو ہمارے اقليتی برادری کو ملتا ہے پر مست سال میں ہزار بھی ہوتے ہیں اور دو ہزار بھی ہوتے ہیں وہ Depend کرتا ہے پہنچنے والوں پر۔

جناب اپنے OK۔ جی۔

شیخ احمد۔ جناب اپنے کیلئے پہلی باغ میں بالکل گھروں کے درمیان میں شراب خانیسے چھوٹے چھوٹے بنچے ہیں سامنے کاٹ ہے ہمارا اگر ان کو بیجی ہے تو جناح روڈ پر خوبصورت دکانیں بنانے کر دے دیں اس میں اچھے اچھے شرائیں رکھ دیں۔

جناب اپنے حافظ صاحب۔

حافظ احمد اللہ۔ (وزیر) شیخ صاحب سے میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں وہ زرا تمیز کریں کہ اچھے کیا معیار ہے اور اس کا کیا معیار ہے اس کو کیسے پتہ ہے۔

شیخ احمد۔ جرمی کی اچھی ہے رہیں کی اچھی ہے اور تحابیلینہ کی اچھی ہے ایک زمانہ تم بھی یہ کام کرتے تھے لیکن یہ ہے کہ وقت گزر گیا۔

جناب اپنے۔ یہ پوائنٹ آپ نوٹ کریں 'next' Q

جناب اپنے۔ سوال نمبر 1042 ذفر کی جاتی ہے جناب اختر لاغو اپنا سوال نمبر دریافت کریں سوال نمبر 998 نمائی جاتی ہے عبد الجید خان اچکزی صاحب، سوال نمبر 1045 نمائی جاتی ہے جناب میر جان محمد جمالی صاحب۔

جان محمد جمالی۔ میرے سوال وزیر اعلیٰ پر ہے وہ چلے گئے ہیں عمرہ پر۔

جناب اپنیکر۔ سوال نمبر 1066 و 1067 موخر کی جاتی ہے۔ وتفہ سوالات ختم کی بہار ان ایک ساتھ بولتے رہے ہیں۔

جان محمد جمالی۔ 1067 جناب اپنیکر موخر کر دیں۔

جناب اپنیکر۔ سوال نمبر 1066 نہایت جاتی ہے اور 1067 موخر کی جاتی ہے۔ شور۔ جی

☆ 998 جناب اختر حسین لانگو

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کوئی شہر میں کل سخت درلاگت کی کتنی کمیگری کی اسریت لائٹ لگائی گئی ہیں۔ کمیگری واہ اسریت لائٹ کے جملہ درلاگت کی تفصیل دی جائے؟۔

(ب) ذکورہ اسریت لائٹ کے بھیکوں کے مینڈر کس محلہ نے کئے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ورک آڈر میں مینڈر شدہ درلاگت میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ذکورہ اضافہ کی شرح اور جوہات کیا ہیں۔ نیز ٹھیکیداروں سے سیلز نیکس کی میں میں کقدر رقم کی کثرت کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر بلدیات

(الف) کوئی شہر میں صرف ایک کمیگری 38-HRP فلپس کمپنی کی اسریت لائٹ لگائی گئی ہیں۔ جس کی جملہ درلاگت 99,20,000 روپے ہے۔

(ب) مینڈر کرہ اسریت کے مینڈر شی گورنمنٹ نے کئے تھے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ کہ ورک آڈر میں مینڈر شدہ درلاگت میں اضافہ کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ کام تخمینہ درلاگت کے اندر مکمل کیا گیا ہے جہاں تک سیلز نیکس کی کثرت کا سوال ہے۔ یہ رقم اسریت لائٹ کے تخمینہ میں شامل تھی۔ اس نے متعلقہ کمپنی سیلز نیکس کی ادا گلی کی خود پابند ہے۔ جہاں تک جناح روڈ پر اسریت لائٹ لگائے کا اعلان ہے۔ یہ کام صوبائی مکمل مواصلات کے تحت کرایا گیا ہے۔ جس کی تفصیل متعلقہ محلہ سے کی جاسکتی ہے۔

کیا وزیر بلدیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

گزشتہ تین سالوں کے دوران چونگی سے حاصل آمدن کی تفصیل دی جائے؟

وزیر بلدیات

سابق وفاقی حکومت کے فیصلہ اور ہدایت کے تحت حکومت بلوچستان مکمل بلدیات نوٹیفیکیشن

نمبر 1-57/78(GLGB)AO-IV/VOL-1145573

موری جون 1999ء پر چونگی ضلع ٹکس کی صوبی کو موری کم جولائی 1999ء کو ختم کیئے جانے کے بعد
مرکزی حکومت جز ٹکس (G.S.T) کی مد میں صوبائی مکمل خزانہ کو قوم مہیا کر رہی ہے۔ جو کہ صوبائی
مائی کمیشن کے تحت نئے بلدیاتی نظام کے تحت قائم ضلعی حکومتوں، تھصیل میں پہل اور یو نین ایڈپشن کو
اقساط میں دی جا رہی ہے۔ تا کہ یہ ادارے اپنے اخراجات (نا ظمین اور ممبران کے اعزاز یہ کی ادائیگی
تحتوں، ترقیاتی کاموں اور سائز اخراجات) کر سکیں۔ گزشتہ تین سالوں میں وفاقی حکومت سے
G.S.T کی مد میں فراہم کردہ گرانٹ کی تفصیل ذیل ہے۔

- | | | | |
|----|-----------------------------------|----------|-----|
| 1. | گرانٹ (جی، ایس، فی) سال 2002-2003 | 1600.00 | میں |
| 2. | گرانٹ (جی، ایس، فی) سال 2003-2004 | 1632.683 | میں |
| 3. | گرانٹ (جی، ایس، فی) سال 2004-2005 | 1782.300 | میں |

میر جان محمد جمالی

کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2005-06 کے PSDP میں ایم پی ایز کے لئے 50 لاکھ فنڈ رجسٹس کے گئے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ فنڈ رجسٹس نہ کرنے کی کیا وجہات ہیں تفصیل دی جائے؟

وزیر اعلیٰ

سوال نمبر 1066 اگلے اجلاس کے لئے مورخ

جواب موصول نہیں ہوا۔

☆ 1067 میر جان محمد جہانی -

کیا وزیر اعلیٰ از ارادہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اداکین اسیلی کو گزشتہ دو دبائیوں سے مسلسل ترقیاتی فنڈز 50 لاکھ دیا جائے ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو موجودہ بدن برحقی مہنگائی کے عکس معروضی حالات میں یہ رقم انہی تقلیل نہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایم پی ایز فنڈز کو برقرار رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے؟ وزیر اعلیٰ۔

سوال نمبر 1067 اگلے اجلاس کے لئے مورخ

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اپنیکر۔ 1066، 1067 question no. مورخ کی جاتی ہے۔ جی و قصہ سوالات ختم۔ سیکرری اسیلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محمد انور لہری (سیکرری اسیلی)۔ نَسْمَ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ۔

میر عبدالرحمن خان جہانی (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ جناب اپنیکر۔ جناب اپنیکر۔ جی۔

میر عبدالرحمن جہانی (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ ان کا جواب یہ ہے کہ سب کو چھٹیاں پہنچ گئی ہیں کہ آپ پچاس پچاس لاکھ کے جو اس سال کی اسکیماتیں ہیں وہ آپ دے دیں۔ چونکہ مجھے بھی پہنچ ہے تو سارے ایم پی اے صاحبان کو پہنچ گئی ہیں جس کی توسعہ میرے خیال میں سینئر منشہ صاحب کریں گے۔ (داخلت شور)

جناب اپنیکر۔ میں نے سوالات مورخ کر دیے ہیں۔

مولانا عبدالواسع۔ (سینئر فنڈر) جناب اپیکر۔

جناب اپیکر۔ جی۔

مولانا عبدالواسع (سینئر فنڈر)۔ اسکا خود جان جمالی صاحب آپ کو بتاتے ہیں۔ ان کے پاس بھی latter پہنچ چکا ہے اور پچاس پچاس لاکھ روپے ایم پی ایز کے لئے مختص ہو گیا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب اپیکر مولانا واسع صاحب زور آور ہیں مزہ آتا ہے ان کے ساتھ بات کرنے کا۔ یہ اس وقت سوال کیا جاتا ہے جب اس وقت کے اے سی ایس ڈی پیمنٹ بھول ہی گئے ایم پی اے فنڈ رکھنا۔ اور وہ بھی روانہ ہو گئے تھے جون 2005ء کے بعد۔ یہ سوال اس حوالے سے تھا۔ تو اس کو جب میں نے یہ سوال ڈالا تو پھر پرنسپل سیکرٹری نے جلدی سے وزیر اعلیٰ سے مدارست لی۔ مدارست لینے کے بعد پھر یاد کرایا کہ بھی ایم پی اے فنڈ رکھو ہی گئے۔ پھاہو تو کچھ ملے تو اچھا ہے ابھی زبانی تو مل گئے۔ جو دوسرے ایم Question ہے۔ اس کو موخر کریں۔ 1067 Question -

جناب اپیکر؟ 1067 Question -

میر جان محمد جمالی۔ جی ہاں اس میں سارے ہاؤس کا interest ہے۔

جناب اپیکر۔ 1066 Question no. نمائی جاتی ہے اور 1067 موخر کیا جاتا ہے۔

میر جان محمد جمالی۔ نہیں 1067 پر حصہ آپ۔

جناب اپیکر۔ جی۔

عبد الرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ میری ایک گزارش ہے۔ وہ آج اخبار میں بھی آگیا ہے۔ کیونکہ باقی کے صوبوں کا شاید پی ایس ڈی پی وغیرہ میں کٹوتی ہو گی۔ زار لے کی وجہ سے مگر بلوچستان کا انہوں نے کہا ہے کہ پونکہ پسمندہ صوبہ ہے یہاں پر کوئی پی ایس ڈی پی کی کٹوتی نہیں ہو گی۔

جان محمد بلیدی۔ جناب پوچھت آف آرڈر۔ جناب فنڈر کےحضور میں یہ عرض ہے کہ شاید ان کو بھی پڑتے ہے اور ہم سب کو پڑتے ہے کہ پی ایس ڈی پی اپنی جگہ اس وقت بلوچستان گورنمنٹ O.D. کر چکا ہے چودہ ارب کا۔ ان کے پاس ایک روپیہ نہیں ہے اور ایک مہینے اس O.D. کی مد میں دس کروڑ روپے مہینہ جو ہے وہ penalty ادا کر رہا ہے۔ اس صورتحال میں کیا کٹوتی خاک ہو گی۔

جناب اپنے کر۔ نجیک ہے۔ وغیرہ سوالات ختم۔ سیکرٹری اس بیلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محمد انور لہبزی (سیکرٹری اس بیلی)۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب مسعود علی خان لوٹی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اس بیلی میں شرکت کرنے سے محدود ری کا اظہار کیا ہے۔ جناب یقینی نہ کریں (ریتا رہ) محمد یونس چنگیزی صاحب نے گھر بیو مصروفیات کی وجہ سے آج اس بیلی میں رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم شیخ پروین بھٹی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ ضروری کام کے سلسلے میں کراچی میں مصروف ہیں لہذا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

جناب اپنے کر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ رخصتیں منظور ہوئیں۔ باقی کارروائی شروع ہونے سے پہلے جو ہماری کمیٹی کی تھی وہ۔ میں کمیٹی کے چیئرمین سے Request کرتا ہوں کہ ہاؤس میں وداپنار پورٹ پیش کریں۔

مولانا عبد الواسع (سینئر فخر)۔ شکریہ جناب اپنے کر۔ سب سے پہلے میں آپ کا مشکور ہوں اور اس معزز ایوان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے جو اخراجہ تاریخ پر وہ ہمیں جو معاملہ پیش آیا جو واقعہ پیش آیا وہ دونوں طرف سے ہماری اسلحہ سے فائز گی ایک دوسرے پر ہوئی تو اس معاملے کے نتائج کو محسوس کرتے ہوئے آپ کی کاوشوں سے اس معزز ایوان کی طرف سے آپ نے ایک کمیٹی تشکیل دے دی ہے اور اس معاملے کے حل کرنے کے لئے اور اسکے ساتھ ساتھ جناب اپنے کر میں وہاں سردار اختر جان مینگل صاحب اور وہاں میر نصیر مینگل کے میٹوں کو شفیق الرحمن اور عطاء الرحمن اور وہاں ان کے جو فرقیں دو فریق تھے ان کا بھی مشکور ہوں۔ جناب اپنے کر کہ جب ہم وہاں گئے انہوں نے اس معاملے میں کافی ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ جناب اپنے کر ساری تفصیل بتانے سے پہلے معاملہ کس طرح ہوا اور کس کے طرف سے ہوا کیا ہوا اس تفصیل سے پہلے ایک بات ہمارے سامنے پیش ہوئی ہمارے سامنے آگئی کہ ہمارے کمیٹی جب وہاں کل گیارہ بجے سردار اختر جان مینگل صاحب کے گھر پر جب ہم پہنچ تو حال احوال لینے کے بعد وہاں جہاں سے فائز گی ہوئی تھی یا جن دو کانوں پر تازیات تھی یا جو مقام اعزیز تھیں اور یہ سارے دیکھ بھال کے بعد سردار اختر جان اور سردار عطاء اللہ جان کے جو گھر ہیں اس گھر کا معاملہ بھی ہم نے کر لیا۔ جناب اپنے کر اس گھر میں وہاں را کٹ لا چکر کا جو گولی آئے تھے وہ وہاں کھڑکی سے اندر ہو کر bed room

سے ہو کے دوسری کھڑکی سے نکلا تھا۔ جناب اپنے کر اس معاملے میں وہاں سردار اسد صاحب وہاں سردار نصیر موسیانی صاحب جو کہ وہاں کا ناظم ہے اس موقع پر وہاں موجود تھے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے وہ پانچ منٹ پہلے دوسرے سائیڈ پر گئے تھے تو یہ گولی جہاں چل تھی اس جگہ پانچ منٹ پہلے وہاں موجود تھے۔ تو جناب اپنے کمیٹی نے ہماری کمیٹی نے وہاں سردار اختر مینگل صاحب کے گھر پر بھی افسوس کر دیا۔ جب شیخ الرحمن اور عطاء الرحمن کے گھر ہم گئے تو وہاں بھی ان سے افسوس کر دیا کہ یہ بہت افسوسناک واقعہ ہے۔ کیونکہ جناب اپنے آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے صوبہ پاکستان میں جو پیشان اور بلوچ کے جور والیات ہیں یا اسلامی روایات ہیں ان میں ہم بلوچ اور پیشان کا گھر سب سے محفوظ ترین گھر ہے اور ہماری روایات کے مطابق وہ محفوظ ہے جو بھی اپنے گھر میں پہنچا یا پی جھوپڑی میں پہنچا ہم کسی بلوچ یا پیشان کے گھر میں پہنچیں تو پھر یہ امن کا حفاظت دے سکتے ہیں اور یہ محفوظ جگہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جناب اپنے کر جب گھر پر حملہ ہوا تو اس پر ہم نے نہ مت وہاں بھی کی ہے اور یہاں بھی اس پر افسوس کرتے ہیں نہ مت کرتے ہیں۔ رہائی معاملہ کرواقعہ کس طرح پیش ہوا؟ تو سارے جائزہ لینے کے بعد ہم نے دونوں فریقین سے سردار اختر جان مینگل صاحب سے بھی اور وہاں عطاء الرحمن اور شیخ الرحمن صاحب سے بھی ہم نے دونوں سے بھی گزارش کی کہ یہ معاملہ ختم کرنے کے لئے یہ آگ بجھانے کے لئے آپ اس معاملے کے حل کرنے کیلئے یہ اختیار اس پارلیمانی کمیٹی کو دے دی گئی ہے جس کی پارلیمانی کمیٹی کے ممبران قائد حزب اختلاف کچکوں علی صاحب اور حافظ محمد اللہ صاحب اور عاصم گردگیلو صاحب مولا نافیض محمد صاحب اور میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ تو جناب اپنے کر یہ سارے معاملے ہیں دونوں فریقتوں نے دونوں لوگوں نے ہڑوں نے ہمارا کافی کام کر دیا۔ اور کوئی بھی اس طرح موقع ہمیں پیش نہیں ہوا سامنے نہیں آیا کہ انہوں نے ہمیں کوئی وقت پیش آئی یا ہمارے لئے کوئی پریشانی پیش ہوئی بلکہ یہ سارے معاملے میں انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کر دیا۔ بالآخر دوں فریقوں سے ہمیں اس معاملے کے بارے میں اختیارات مل گئے۔ جناب اپنے کر اس معاملے کو ہم نے تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہماری کمیٹی کے ارکان نے۔ ایک یہ تھا کہ فوری طور پر حل طلب فوری نوعیت کے جو معاملات ہیں دوسری یہ کہ ان زمینوں پر جو ممتاز عذر میں ہیں یاد و کافیں کا جو تازعہ ہے اس طبقیت کے تصفیہ کرنے کا مرحلہ وہ دوسری مرحلہ ہے۔ ایک وہ مرحلہ ہے کہ ان

کے میزدھ و مرک کا پہنچنے کے جو بھی ہم پشتومیں اس کو گھر کا مرک کہتے ہیں ایک وہ مرحلہ ہے تو جناب اپنے
ان مراحل میں سے پہلا مرحلہ ہماری کمیٹی نے وہاں فوری طور پر فیصلہ دے دیا۔ وہاں جناب اپنے کام کو جو
سردار صاحب کے لوگوں کی طرف سے جو سردار میر فیصلہ مینگل کی گاؤں کی طرف جو جو بھی روز جاتے تھے
اس پر اس کے سردار صاحب کے لوگ وہاں تھے موجود تھے اور ناکے لگائے گئے تھے اپنے حفظ تحفظ عمل
کے لئے تو ہماری کمیٹی نے فیصلہ کر لیا کہ جہاں جہاں بھی سردار صاحب کے لوگ ملک لے لوگ یا جہاں جہاں
ہیں وہ وہ اپنے ہو جائیں اور اخبارہ تاریخ سے پہلے پوزیشن میں جائیں اور یہ جگہ خالی کرو دیں۔ اور ساتھ اس
کے لوگوں کو بھی ہم نے کہہ دیا ہے کہ اپنے لوگوں کو اپنے اخبارہ تاریخ سے پہلے کی والی پوزیشن پر لے
جائیں۔ تو جناب اپنے کام کو فریقتوں نے بہت خوش اسلوب سے مان لیا اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ
ہم اپنے اخبارہ تاریخ سے پہلے کے پوزیشن پر جائیں گے۔ دوسرا جناب اپنے کام کو وہاں پکجھ متاز عذ میں
تھے اس پر سردار صاحب کے لوگ وہاں پر بیٹھے تھے۔ تو ہم اور ہماری کمیٹی نے فیصلہ کر دیا کہ سردار صاحب
کے لوگ وہاں سے بٹھیں گے اور وہاں بی آر پی کو قبضے میں دیں گے اس وقت تک فریقین کے ملکیت کا تصفیہ
یہ کمیٹی نہ کر لیں۔ وہ بھی جناب اپنے کام کو فریقین کے لئے ہم نے ہماری کمیٹی نے فیصلہ کر لیا کہ جو سردار
تک پہنچانے کے لئے اور اسن وامان کو برقرار رکھنے کے لئے ہم نے ہماری کمیٹی نے فیصلہ کر لیا کہ جو سردار
70 کے قریب لوگ ہیں وہ اس وقت تک وہ شہر میں وہ بازار میں نہیں آ سکتے ہیں جب تک یہ ڈیڑھ
مہینہ یاد رہیں گے اس کے تباہ عے اور ملکیت کا فیصلہ نہ کر لیں اس وقت تک یہ وہاں نہ
جائیں اور وہ اپنے گاؤں میں رہیں۔ ان کے گاؤں کا اپنا نام ہے اکبر مینگل صاحب کو معلوم ہے بگوئی ہے
یا کیا ہے۔ اور اسکے علاوہ باقی خضدار وغیرہ کو اپنی وغیرہ سب وہاں بھی جا سکتے ہیں آ بھی سکتے ہیں اور
اپنے انکل و حمل اور حرکت کر سکتے ہیں۔ تو جناب اپنے کام کو فریقین کے وہ معاملات جو تھے اور پچھے
معاملات اس طرح تھے کہ جیسے دو کانوں پر جو جھٹکا اشروع ہو گیا تھا ملکیت کا تو اس معاملے کے لئے
ہماری کمیٹی نے فیصلہ کر دیا کہ ڈیڑھ مہینہ یا ایک مہینے کے اندر ہم اس کا ملکیت کا فیصلہ کر دیں گے یا اختیار
ہمارے پاس ہے۔ کہ یہ سردار صاحب والوں کا ہے یا میر فیصلہ مینگل والوں کا ہے۔ پہپ کا جو وہاں ہے

اُس پر اور زمینوں پر یہ ہم فیصلہ کردیں گے یہم نے تقریباً ذریعہ مہینہ وہاں تاریخ دے دیا ہے کہ ذریعہ مہینے کے اندر انشاء اللہ العزیز یہ تصفیہ ہم کریں گے۔ لیکن جناب اپنیکر تیرامعرکہ جوان کے میزہ معرکہ ہے جسے گھر کا جو معرکہ جوان کو کہتے ہیں اس پر ہماری کمیٹی جدوجہد جاری رکھیں گے اور انشاء اللہ العزیز اس میں بھی کامیاب ہو جائیں گے اور ہمارا اللہ پر بھروسہ اور یقین ہے۔ تو جناب اپنیکر یہ سارے معاملے اور یہ سارے حالات جو میں نے ذکر کر دیا اس میں جناب اپنیکر ہمارے اتنی شایدی کمال نہ ہوں کیونکہ نہ ہم قبائلی طور پر اتنے آگے تھے کیونکہ ہم سارے سیاسی و رکر تھے اور قبائلیت سے ہم ناپلڈ تھے لیکن یہ سب معاملے میں سردار صاحب اور وہاں فریقین کی تعاون جب ہمیں شامل حال ہو گیا تو ہم اس نتیجے پر پہنچے اور اس میں اللہ نے ہمیں یہ کامیابیاں دے دیا۔ تو جناب اپنیکر ایک مرتبہ بھر میں آپ کا بھی مشکوہ ہوں اور یہ صاحبان کا بھی اور اس ایوان کی توسط سے میں تمام بلوچستان میں حصی بھی تازیعات ہیں حصی بھی قبائلی دشمنیاں ہیں جتنی بھی ہماری قبائلی ز علماء صاحبان اس دشمنی میں پھنسنے ہیں یا پھنسایا گیا ہے ان سے میری یہ پیغام اور آپ کے توسط سے یہی Request ہے جناب اپنیکر گزر ارش ہے کہ سردار آخر جان مینگل اور وہاں میر نصیر مینگل والوں کی تقلید کرتے ہوئے اپنے معاملات کے حل کرنے میں اسی طرح ٹالشوں یادوسری فریقوں کے ساتھ تعاون کر لیں جیسے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ کر لیا۔ اللہ ہماری حماہی و ناصر ہے جناب اپنیکر صاحب۔

جناب اپنیکر۔ مہربانی۔ (ڈیک بجائے گئے) جی چکول صاحب۔

چکول علی ایڈووکیٹ (قامہ حزب اختلاف) جناب اپنیکر ہماری کمیٹی کے چیئرمین صاحب نے آپ کو بتا دیا بلکہ میں آپ کو مبارک با پیش کرتا ہوں کہ آپ نے Committee Institute کی الیت دہاں ایک بات ہے کہ سردار کے گھر پر جو یہ واقع ہوا ہے اور اسکے اپنے قبائل کے لوگوں نے ہمارے چاہے پیشوں ہو چاہے یعنی سردار کا گھر صرف سردار کا گھر نہیں ہو گا بلکہ اس سارے قبائل کا بھر ہو گا آخر جان نے ایک ہم سے بات اٹھائی کہ آپ لوگ اپنی Activities کر لیں آپ لوگوں کو جو اسلامی نے اختیارات دی ہے اس نے کہا کہ میں اپنے قبائل کے جو طائفے ہیں یا ان کے کفری معتبر ہیں ان سے صلح و مشورہ کر کے اسکے بعد میں اک فارمان جو طریقہ کار ہو گا ایک قبائلی چیف چونکہ میں قبائلی چیف ہوں میں اپنے قبائل کے

سامنے بھی پابند ہوں۔ اس کی وضاحت ہو۔
جناب اپنیکر۔ جی۔ اکبر صاحب۔

محمد اکبر مینگل۔ جناب اپنیکر میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حساس مسئلے پر آپ نے ایک کمیٹی تشكیل دی اس کے بعد کمیٹی کے چیئرمین مولانا واسع کمیٹی کے ممبران حافظ محمد اللہ، مولانا فیض محمد پککوں صاحب اور عاصم کرڈ گیلوان تمام افراد کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس اہم فرمومت کے مسئلے پر وہاں علاقے میں گئے اور ان سے بات چیت کی جتنا بڑا ٹائشن تھا لوگ آئنے سامنے تھاں حد تک کہ ہماری کمیٹی کا امیاب ہو گئی کہ ان لوگوں کو وہاں سے بٹا دیا باتی دیگر مسئلے ہیں جیسا کہ سردار صاحب کے گھر پر حملہ ہوا ہے جیسا کہ کچکوں صاحب نے بتا دیا کہ یہ آخر جان صاحب کا اپنا معاملہ نہیں ہے یہ پورے قبیلے کا معاملہ اور پورا قبیلہ یعنی کرگف و شنید کر کے فصلہ کرے گا ایک بار پھر میں تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اپنیکر۔ میں اس کمیٹی کو کمیٹی کے چیئرمین لیڈر آف اپوزیشن کچکوں صاحب، حافظ محمد اللہ صاحب، گیلو صاحب سب کو مبارک دیتا ہوں اور داد دیتا ہوں اور خزان چیزیں پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہاؤس کے کہنے پر ہنگامی بنیاد پر جا کر موقع پر اور یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے پیش رفت کی اور میں کہتا ہوں کہ بلوچستان کے جتنے بھی معاملات ہو اگر ہم لوگ خود حل نہیں کریں گے باہر سے لوگ آ کر اس کو حل نہیں کر سکیں گے بلوچستان اسلامی یہاں کا منتخب عوای اسلامی ہے جو بھی مسئلے ہوں انشاء اللہ اب شروعات ہیں جہاں پر بھی قبائلی معاملہ ہو اہم انشاء اللہ بلوچستان اسلامی سے وفادیتی رہیں گے۔ میر بانی۔ شکریہ۔

تحریک اتحداق

جناب اپنیکر۔ محترمہ و بینہ عرفان صاحبہ اپنی تحریک اتحداق نمبر 4 پیش کریں۔
محترمہ و بینہ عرفان۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

میں بلوچستان صوبائی اسلامی کے قواعد و انصباط کا اکابر میریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 56 کے تحت ذیل تحریک اتحداق کا نوٹس دیتی ہوں۔ فلات میں آئے دن چوری و کیٹی اور قتل خصوصاً صوبائی وزیر اعلیٰ میر جام محمد یوسف کے گھر پر بارودی سرگن کے ذریعے جملے اور راکٹ باری کے خلاف ایک پر امن احتجاج کیا

میرے ساتھ صوبائی وزیر مولی عطا اللہ ایم اینے مولا ناعبد الغفور حیدری اور دیگر معزز زین کے علاوہ خواتین کی بڑی تعداد پر امن احتیاج کی اس کے جواب میں ہمارے خلاف مقدمہ درج کیا اور لگنڈہ نام تو میرے ناقابلِ خدمت وارثت گرفتاری جاری کر دیے۔ اخبار نے اس خبر کو شرخی کے ساتھ شائع کیا اور ایسے گھناؤنے الازمات لگائے نہ تو ان کا ذکر خبر کے متن میں ہے اور نہ تھی ایف آئی آر میں ہے اخبار نے اپنے طور پر ہمارے غافلین کے ایسا پر شرخی کی اس طرح ہے کہ کون قومی انسپلی اور صوبائی وزیر اور کون صوبائی انسپلی پر بلدیاتی انتخابات کے دوران قتل چوری ذکریں اور پیشل ہائی وے بلاک کرنے کا الزام ہے۔ اخبارِ عوام کی اس خبر کی اشاعت سے میر اتحدیق مجرود ہوا ہے یہ اندازہ مدد و رانہ صحافت کے خلاف ہے انسپلی کی کارروائی روک کر میری تحریک اتحدیق پر بحث کی جائے اور عوام اخبار کے اس غیرہ مدد و رانہ رویے کے خلاف متعلق تعلقات عامہ اور ڈی سی او کوئی کو احکامات جاری کئے جائیں لہذا انسپلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔ شکر یہ۔

جناب اپنیکر۔ تحریک اتحاد نمبر 4 پیش ہوئی۔ جی محترم اس کی **Admissibility** پر مختصرًا کچھ بولیں گے۔

محترمہ وہ بینہ عرقان۔ جناب اپنیکر پر لیس ریاست کا چوتھا ستوں ہے اور پر لیس ہمارے ملک میں بالکل آزاد ہے اور ہمارے خصوصاً بلوچستان میں پر لیس عوام دوست جمہوریت دوست ہوا کرتا ہے لیکن روز نامہ عوام نے غیرہ مدد و رانہ صحافت کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنے اخبار میں ایسے غیرہ مدد و رانہ خبر شائع کئے ہیں جس سے ہمارے ساکھ پر بر اثر پڑا ہے اور ہمارے عوام کے سامنے ہماری ساکھ کو شخص پہنچا ہے جناب اپنیکر اس اخبار کو ایسے غیرہ مدد و رانہ روپے پر اس کا نوش لیا جائے کیونکہ ہمارے بلوچستان کی یہ روایات کہ زر، زن، زمین اس پر بڑی لڑائیاں لڑ چکے ہیں۔ اور ایسے خبر دینے پر ایک معزز ایم این اے، ایم پی اے، جو اس معزز ایوان میں بیٹھے ہیں ان کے خلاف ایسے خبر دیتے ہوئے یہ اخبار نے جانے اپنی اخبار کی اشاعت کو زیادہ بھیچنے یا زیادہ شہرت دینے کے لئے انہوں نے یہ اخبار میں شائع کیا ہے۔ یا کسی کے کہنے پر انہوں نے یہ کیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ صوبائی وزیر اطلاعات اس کا نوش لیں اور افسوس تو اس بات کا کہ بغیر مطالعہ اس اخبار کا گرتے ہوئے یا اس کیس کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب اس دن خوشی کا

انہوں نے اس کی حمایت کر دی اور انہوں اس بات کا ہے کہ ہمارے نیشنلٹ جہاں پر امن و امان اور بلوچیت کا مظاہرہ کرتے ہیں بلوچوں کی حق اور حقوق کی بات کرتے ہیں تو یہ تو ایک پر اس احتجاج تھا عوام کا احتجاج تھا جہاں پر آئے دن چوری ڈیکھی اور آج بھی کل رات تک بھی وہاں پر ڈیکھی ہوئی ہے اور قتل ہوئے ہیں وہاں کا ذمی سی او جو ہے اس نے ایک جان بوجہ کر ہمارے اوپر یہ ایف آئی آر کٹوائی اور یہ احتجاج جبکہ ہم نہیں بلکہ عوام نے، انہوں نے ان لوگوں پر ایف آئی آر کٹوائیں ہیں انہوں نے Nominete کیا ہے ان لوگوں کو کہ انہوں نے وہاں ڈیکھی اور قتل کیا ہے تو میر خیال میں وہ ڈی پی اوقایات جو ہے وہ اس کیس میں ملوث ہیں تو میں سمجھتی ہوں جناب اپنکر اگر امن و امان کے لئے اور وہاں کے لوگوں کے لئے ضلع کے لوگوں کے حقوق کے لئے آواز بلند کرنا غلط ہے تو میرے خیال میں پھر بلوچستان میں یہاں پر یہ اسیبلی کا کوئی رکن کوئی اسی بات نہیں کرے اور بلوچوں کی حق و حقوق کی بات ہی نہیں کرے کہ وہ بلوچوں کی حق و حقوق کی بات کرتے ہیں کہ ڈیکھی آئے دن ہو رہی ہیں چوریاں ہو رہی ہیں اور ان کے اوپر ان کا حق و حقوق دیا جائے تو جناب اپنکر اس معزز زیوان سے میں یہ کہوں گی کہ اس اخبار کا نوٹس لیا جائے اور اس پر ضرور کارروائی کیا جائے کہ ایسے غیر ذمہ دار نہ صافت کا آپ نوٹس لیں، بہت بہت شکر یہ۔

جناب اپنکر۔ میر بانی، جی۔

کچکوں علی ایڈو کیٹ (قادک حزب اختلاف)۔ میری بہن نے اس سلسلے میں میرے اوپر کچھ جملے کہدے ہیے میرے مقصد کو میرے خیال وہ نہیں سمجھیں میں آپ کو اپنے بلوچستان کا ایک زبردست جو راست تھا اے، کے برآ ہوئی صاحب اس کی ایک **Law of Pakistan** Fundamental کتاب ہے Chapter Mechanism of Parliamentary system اس میں موصوف کا اعتراف ہے اگر مجھے وہ انگریزی کے Word یاد ہوں The

Legislatcher is prayer to Adminstrative and Judicery

اس لئے اس because **Legislatcher is maker of Rule and Law**.

کی بالا ذمی اس حد تک ہے وہاں کوئٹ کی جواہر ام ہے ایک محضیت نے مجھے یاد ہے میں ایک

P.L.D پڑھ رہا تھا کہ اندر اگاندھی کو ایک مجلسیت نے اپنی عدالت میں طلب کیا کہ آپ نے سرکاری Vehicle use کر کے اپنی Election compain صرف یہ کہہ دیا تھا کہ اس مجلسیت کا قصور نہیں وہ قصور آپ لوگوں کی حکومت کا ہے کہ اس نے چالان کیوں

اس کے سامنے Submet کی ایف آئی آر چاک کرتا ہے پولیس کیس کو چالان کرتا ہے پولیس

Judiciary کو اس طرح Courage ہوتا کہ وہ انصاف کے مطابق کس کے سامنے اس کی

کیس آجائے اگر یہ گناہ ہے نہ تو میں اس کو بار بار کروں گا البتہ یہاں جو پولیس ہیں پولیس دیکھتے ہیں کہ یہاں معزز اراکین ہیں یہاں خشنہ ہے یہاں ایک خاتون ہے وہ کم از کم آپ لوگوں کی صوبائی حکومت سے

صلاح مشورہ کرتی وہ اس چیز میں مل نہ کرتی اس پر کہ خدا کے لئے میں یہ کہتا ہوں 3rd world

Country ہے یہاں ڈیموکری سسٹم نہیں آگے بڑھ جاتے ہیں کیونکہ ہم لوگ اپنے کو قانون سے اوپر بجھتے ہیں، ہم ساروں کو قانون کا ہاتا ہوئا چاہیے چاہے وہ متفقہ ہے چاہے وہ عدیہ ہے چاہے وہ انتظامیہ ہے البتہ اگر میرے ان جملے سے آپ کو تکلیف پہنچی ہے میں مذکور ت خواہ ہوں میرا صرف مقصد یہ تھا کہ عدالت کی جو تقدیس ہے جہاں تک Political Activities کا مسئلہ ہے بالکل Politics میں جو

State Power کے مقابلات جو ہوتے ہیں یہاں Civil Society ہوتا ہے وہ اپنے

Institution partner Current issues میں پھر Civil Society ہوتے ہیں

ہوتے ہیں سیاسی انہوں کی اپنی زمہداری ہے البتہ میں نے وہاں یہ Turns حکومت کو کیا تھا کہ اپنے حکومتی اپنے خشنہ اور اپنے ایک پی اے اور ایم این اے کی بھی یہاں حکومت ہے انہوں کی ایف آئی آر کاٹی ہے تو یہ کس طرح حکومت.....

جناب اپنیکر۔ آپ کی بات صحیح ہے میں سمجھ گیا۔

کچھوں علی ایڈوکیٹ (قاائد حزب اختلاف)۔ اگر بہن کو میری طرف سے کوئی دل آزاری ہوئی ہے میں مذکور ت چاہتا ہوں۔

جناب اپنیکر۔ مہربانی بہت مہربانی، جی۔

حافظ حسین احمد شروعی (وزیر بلدیات)۔ میں یہ کہتا ہوں کہ عدیہ کی آزادی ایک مصلح امر ہے عدیہ کو

آزاد رہتا چاہیے لیکن یہ نا انصافی ہو گی کہ اپوزیشن کے ممبران اپنے حق میں تو پھر آسمان سر پر اٹھا گئیں اور اگر درویش اگر وہ جلسے جلوس کریں ان کے خلاف قدم اٹھایا جائے تو پھر آسمان سر پر اٹھا گئیں اور اگر درویش مولا تابعاء اللہ کے خلاف مقدمے بنتے ہیں تو پھر وہ اس پر خوشی کا اظہار کریں یہ کہاں کا انصاف ہے ایم این اے مولا تابعاء الغفور حیدری صاحب مولا تابعاء اللہ صاحب انجینئر محترم درویش صفت انسان ہیں ان کے خلاف مقدمے بنتے ہیں تو میرے احباب بھائے حمایت کرنے کے النادلائل دیتے ہیں اس کے علاوہ اس وقت جناب اپنے صاحب کل میرے پاس ونڈ آیا ہے ذریہ مراد جمالی سے متعدد علماء اس وقت جلوس میں بند ہیں اس کا نوٹس لیا جائے بہانے سے علماء کو اس وقت سر پر مارا جا رہا ہے ان کی آواز دبائی جا رہی ہے Apply for Act کا نام تکران کو جلوس میں ڈالا گیا ہے کوئی ساختہ علماء کے خلاف مقدمے بننے ہیں اور یہ پھر بھی چھوٹے مقدمے ہیں بغاوت کے مقدمے ایسے لوگوں کے خلاف بنائے گئے علماء کے کہ جن کا ان چیزوں سے سیاست سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے جھوٹے مقدمات میں الزامات میں آج علماء جمل میں بند ہیں میں اس معزز زیوان سے درخواست کروں گا کہ علماء کا وقار بچائی جائے اس صوبے کے اندر پھر کہتے ہیں کہ جی زلزلے کیوں آتے ہیں جب ظلم ہو گا جب حق کو علماء کو اور درویش صفت علماء کو اللہ والے نیک بندوں کو جب آپ جلوس میں ڈالیں گے تو پھر آفیش نہیں آئیں تو کیا آئیں۔

جناب اپنے - OK جمالی صاحب اس تحریک استحقاق کے بارے میں حکومت کا کوئی موقف یا اخبار کے خواہ سے جو ہے۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر ہاؤن و پارلیمانی امور)۔ بس جی اب نظر صاحب نے بڑے دلائل دیے بس ہم اس کی سپورٹ کرتے ہیں اور میرے خیال میں اس کو آپ کو اسینڈ یونگ سینٹی کے تخت دیدیں کہ یہ کیماں نہ یا واقعہ ہے ہم بالکل اس بات کو مانتے ہیں کہ عدالت پر یہ ہے اگر کوئی ایسی تازیہ احرکت یا Out of the way جا کے یا قانون کی خلاف ورزی کر کے ان حضرات نے کیا ہو تو پھر یہ مناسب ہوتا ہے کہ ان کے خلاف کیس بنے اگر وہ کسی پر امن جلسے یا جلوس نکالتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں عدالت بھی انوال ہو جاتی ہے آیا یہ کیا وجہات ہیں آپ سینٹی اس کا Improvement کریں کہ پر امن

جلسہ تھا یا کہیں پر یہ ہے کہ جوڑ بیشل مجرمیت ہوتے ہیں یادو را ہے آیا وہ علی پر ہیں تو ان کو آدمی کہہ سکتا ہے کہ جی آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے جہاں تک پریس کا تعلق ہے ایسی چیز کو چھالنا جو ہے میرے خاتا سے مناسب نہیں ہے جی اس Privilage motion کو ہم بالکل سپورٹ کریں گے۔

جناب اپنے بھائی۔ جی جان محمد۔

جان محمد بلیدی۔ میں یہاں یہوضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں اخبار کا نام بلاوجہ لیا جا رہا ہے اب پورا اخبار جو بیان ہے آپ پڑھیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ کسی انتہاق کا اس سے مجروح ہوا ہے یہ ایک خبر ہے اور خوبی ہے کہ جب عدالت نے وارث کیے ہیں تو وہ خبر۔ اگر عدالت نے وارث نہیں کیے ہیں تو اس اخبار پر کچھ آپ کہہ سکتے ہیں اگر عدالت نے وارث جاری کیے ہیں میرے وارث کسی نے غلط جاری کیے ہیں یا صحیح وہ خبر تو ہے اس کو اخبار نے چھاپ دی اس میں کوئی ایسی بات ہے جو اخبار نے دی ہے اور وہ خبر کہیں غلط تو نہیں ہے اس سے انکار تو نہیں کیا جاسکتا ہاں یہ بات ضرور ہے کہ یہاں سیاسی رہنماؤں کے خلاف غلط جو ہے وہ ایف آئی آر درج کیے جا رہے ہیں ان کو گرفتار کیا جا رہا ہے ان کو پابند سلاسل کیا جا رہا ہے بات اگر مجموعی طور پر ہے تو بلوچستان میں یہ سالمہ کب سے شروع ہے اگر ہمارے مجرمین کے بھی اس میں نام آگئے ہیں۔

جناب اپنے بھائی۔ جی۔

مولوی فیض محمد (وزیر لیبر)۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم، خبر دینا اور ملک کی حالات کو پیش کرنا یہ اخباری نمائندوں کے ذمہ داری تو ہے لیکن قران کریم کا یہ فیصلہ ہے کہ تحقیق کر کے اس کے بعد کسی خبر شائع کر اب یہ جھکڑا نہیں ہے کہ عدالت نے ان کے خلاف کیوں وارث گرفتاری جاری کیا ہے وہ مسئلہ نہیں ہے مسئلہ یہ ہے کہ دوسرے اخبار والوں نے جس انداز پر لیا ہے اس نے اس انداز پر نہیں دیا ہے اس نے دیا ہے کہ بھی ان کے اوپر مقدمہ ہے قتل کا اور ذمیت کا مسئلہ یہ ہے یعنی عدالت نے جو بات کی ہے وہ اپنی جگہ پر ہے مسئلہ اس وقت یہ ہے کہ اس اخبار والے نے جو انداز اپنا اختیار کیا ہے وہ غلط ہے اس کے متعلق آپ سوچیں کچکوں علی صاحب نے جو باتیں کی وہ عدالت کے متعلق ان کا نہیں ہے یہاں جو تحریک پیش ہوئی ہے وہ اخبار کے متعلق ہے عدالت کے وارث کے متعلق نہیں ہے۔

جناب اپنے -OK مہربانی، جی حافظ صاحب۔

جان محمد بلیدی - سر جو آپ نے پڑھ لی اس میں ۔۔۔۔۔

جناب اپنے - جان محمد صاحب، باقی اخباروں نے بھی یہ خبر دی ہے اس کے حوالے سے کیوں بات نہیں کر رہے ہیں، نہیں نہیں آپ سمجھیں یہ میرے سامنے ہے، آپ میری بات نہیں، نہیں میری بات نہیں باقی اخبارات نے یہ خبر دی ہے یا نہیں، جی۔

جان محمد بلیدی - جناب یہ پوری خبر ہے اگر کوئی غلط خبر ہے تو الگ بات ہے۔

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت) - جناب اپنے کردار میں اس میں بنیادی حل اگر ہم نکالتے ہیں تو وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ان کے خلاف جوانیف آئی آرچاک کی گئی ہے اس ایف آئی آرکی کا پی ووڈی پی او ہو جو بھی ہے اس کو آپ بلا کر اپنے چیمبر میں یہ کہ انہوں نے اگر مجرم ہیٹ نے فیصلہ کیا ہے تو جس نے Investigation کی ہے اس کی روشنی میں انہوں نے فیصلہ کیا ہے وہ مسلم نہیں ہے مسلم یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ بیان میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے اتحاقاً مجروم نہیں ہوتا ہے میرے خیال میں ہوتا ہے اخبار والوں سے آپ یہ پوچھیں کہ یہ کس نے دیا ہے آپ کو یہ بیان ان معزز ممبروں کے خلاف بلدیاتی انتخابات سے پہلے فلات کے قریب مولانا الحنفی بخش کے قتل اور فلات میں ہونے والی چوری ڈکیتی بدآمنی اور نیشل ہاوے، چوری ڈکیتی قتل بدآمنی ابھی ان الفاظ کو آپ موازنہ کریں اس سے انسان کی اتحاقاً مجروم ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے میرے خیال میں اس کا حل اس طرح ہو سکتا ہے یہ جو مجرم ہیٹ صاحب نے فیصلہ کیا ہے عدالت نے اس نے اپنے داش کے مطابق فیصلہ کیا ہے جو چیز ان کے سامنے آیا ہے آپ ڈی پی او جوان کے خلاف ایف آئی آرچاک کی گئی ہے جس نے ان کے خلاف استینکشن کیا ہے یا ساری آپ منگوا کیں اور جس اخبار کے پاس جس نے بیان دیا ہے وہ ریکارڈ بھی پھر یہ فیصلہ ہو گا۔

جناب اپنے - مہربانی، میں بس رو لینگ دیتا ہوں، جی۔

میر جان محمد جمالی - آپ تین اس سے علیحدہ کر لیں جو ڈیشل مجرم ہیٹ کی رو لینگ ہے وہ غیر حاضری پر ہے وہ اس پر نہیں ہے وارثت ان کے غیر حاضری پر نہیں لیکن جو اخبار کی **Caption** ہے سارا عموم اخبار کا

جناب اپنیکر نہیں میرے خیال میں جمالی صاحب میں کمیٹی کے حوالے کرتا ہوں کمیٹی پھر جو مناسب
سمجھیں وہی کریں، جہاں معاشرے کی کسی معروف مقام کے عوامی شخصیت کو درکنار کسی عام شہری کے بھی
حد تک میں مضر بر کوئی اقدام قابل گرفت ہے وہاں اس تحریک استحقاق کا بینادی عنصر اخبار کے شہر سرخی اور
اس میں پوشیدہ اعزازم اور حقائق کے علاوہ متعلقہ ملکہ کی جانب از خود نوٹس نہ لینے کی حرکات کی تحقیقات کی
غرض سے تحریک استحقاق قاعدہ نمبر ۲۰ کے تحت مجلس برائے قاعدہ و انصباط کار اور استحقاقات کے پروردی کیا
جاتا ہے۔، جناب شاہ زمان رند صاحب اپنی تحریک التواء نمبر ۱۱ پیش کریں۔، حرک موجود نہیں ہے تحریک
التواء نمبر ۱۲ انسانی جاتی ہے۔، جناب شاہ زمان رند صاحب اپنی تحریک التواء نمبر ۱۲ پیش کریں۔، حرک
موجود نہیں ہے تحریک التواء نمبر ۱۳ انسانی جاتی ہے، جناب جان محمد بلیدی، رحمت علی بلوچ اور محترمہ اکمل شمع
اسحاق صاحبہ میں سے کوئی ایک اپنی مشترک تحریک التواء نمبر ۸ پیش کریں۔

جان محمد بلیدی۔ جناب ایسکر صاحب شکریہ، مشتر کر تحریک التواہ نمبر ۸۔ میں اسکلی کے قواعد و انضباط کا
مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاصدہ نمبر ۰۷ کے تحت ذیل تحریک التواہ کا نوش دیتا ہوں۔

تحریک یہ ہے کہ گذشتہ ایک سال سے توان کے اضلاع گوادر، تربت اور پنجکور میں مصلح گروپوں کی جانب سے انواع برائے توان کے کئی واقعات رونما ہوئے ہیں ضلع گوادر میں ۲۹ اگست ۲۰۰۵ کو شاہی کے علاقے سے دو کم بچوں فیصل اور ہدایت اللہ کو جرائم پیش افراد اٹھا کر لے گئے ہیں ان بچوں کی عمریں تو اور چودہ سال ہیں ان کے والدین کی تمام تر کوششوں اور علاقوائی معتبرین اور سیاسی پارٹیوں کی کوششوں کے باوجود ابھی تک بازیاب نہ ہو سکے جس سے علاقے میں شدید خوف و حراس اور ماہیوں پھیل چکی ہے اس کے علاوہ اسی عرصے کے دوران ضلع گوادر سے عبدالغفور ولد حسن اور حکیم چاہی ولد نور محمد چاہی کو بھی انواع کر کے توان حاصل کرنے کے بعد بازیاب کرالیا گیا جب گوادر کے سب ڈویژن پسندی سے خیر علی

وہ لد سیٹھ سو اکو بھی جرائم پیش افراد نے تاوان کے لئے اغوا کر کے تاوان حاصل کرنے کے بعد یہیمہ سو اکو واپس کر دیا اس طرح کے واقعات ضلع سچ کے تربت میں بھی پیش آئے جہاں سے دو تاجر بھائیوں بھرگ اور ابابرگ کو اغوا کر دیا گیا اور یہی سلسلہ ضلع بھگور میں بھی جاری ہے ستم بالا ستم کہ ابھی تک گوارد سے اغوا ہونے والے کم من مخصوص بچوں کی بازیابی ممکن نہ ہو سکی لیکن حکومت وقت کی حالیہ دہشت گردان و واقعات پر مجرمانہ خاموشی اور اپنے فرائض سے غفلت سے عوام میں عدم تحریک کے احساس کو بڑھادیا ہے تاہم حکومت کی جانب سے جرائم پیش افراد کے خلاف کسی قسم کی قابل ذکر کارروائی سامنے نہیں آئی ہے آج بھی جرائم پیش افراد کے ٹوے گوارد، پسندی، تربت اور بھگور میں سر عام آزادی سے گھوم پھر رہے ہیں اور بعض علاقوں خصوصاً گوارد، پسندی اور منڈ کے علاقوں میں باقاعدہ کہپ قائم کر دیے گئے ہیں جو زبردست لوگوں اور حکومتی اراضیات پر قبضہ کرنے اور لوگوں کو بخوبی کرنے سے باز نہیں آئے ہیں۔ لہذا احمد و ش امن و امان کی صورت حال اور یہ چدھ مسائل کے پیش نظر یہ ضروری ہو گیا ہے۔

لہذا اسیبلی کی کارروائی روک اس اہم نویعت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اپنکر۔ مشترک تحریک اتواء نمبر ۸ پیش ہوئی، اس کی Admissibility پر کچھ مختصر۔

جان محمد بلیدی۔ جناب اپنکر اس پر میں چند گزر ارشاد کرتا چاہتا ہوں کیونکہ یہ معاملات انتہائی اہم ہے اور گذشتہ بھائیوں سے خاص طور گوارد میں تربت میں اور بھگور میں تاوان حاصل کرنے کے حوالے سے لوگوں کیچھ اغوا ہو رہے ہیں اور صرف ان اغوا ہوں پر آج تک کسی ایک بھی اغوا کار جنہوں نے بچوں کو یا مخصوص لوگوں کو اغوا کیا ان پر ابھی تک ہاتھ نہیں ڈالا گیا کسی ایک کو گرفتار کر کے کیس بنانے کے عدالت کے سامنے پیش نہیں کیا گیا ہے آج تک یہی ہوا ہے کہ لوگ مجبور ہیں پیسے دیکھ کسی معتبر کے ذریعے دوسرے ذرا بخے سے ان اغوا کاروں کو جو ہے اپنے کو چھڑاتے ہیں اور اب صورت حال یہ ہے کہ یہ مخصوص بچے جو کئی بھنوں سے ان کے تحولی میں ہیں اور آج تک ان اغوا کاروں کے خلاف جن کو جانتے ہیں جن کے نام ہیں جن کو جو Nominate کیا گیا ہے جو لوگ جا کر مذاکرات بھی کر رہے ہیں آج تک ان کے خلاف موثر کارروائی عملی میں نہیں آئی ہے اور یہی سلسلہ ابھی آپ دیکھیں کہ کل کی بات ہے پرسوں کی کہ بھگور میں ایک موثر سا پچھینا جا رہا تھا تو جب اس نے نہیں دیا تو اس بیکارے جوان کو گولی سے چلتی کر دیا

گیا اور آکر ایک دن بعد وہ شہید ہو گیا یہ سلسلے اسن وامان کے انتہائی پیچھیدہ ٹکل اختیار کر چکے ہیں اور بلوچستان جو ہے ابھی ان اغوا کاروں کے جو ہے وہ نرنげ میں آچکا ہے لوگ محفوظ نہیں ہیں۔

پہلے ایک مصیبت یہ ہوتی تھی کہ جس کے پاس پیسہ نہیں ہوتا وہ جوک سے مرتا ہے جب پیسہ ہوتا ہے تو یہ اغوا کار یہ غنڈے دہشت گرد یہ اخفا کر لے جاتے ہیں۔ اور ایک عدم تحفظ کی صورت حال ہے اور اب ایسا لگ رہا ہے کہ بلوچستان میں حکومت نام کی کوئی شے نہیں ہے تو اس صورت حال کو منع کے لئے ضروری ہے اس مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔ اور اس کا کوئی حل نکالا جائے۔

جواب اپنیکر۔ جی۔

یہ نہ فیصل داؤد (وزیر)۔ جناب میرے فاضل دوست نے صحیح بات کی ہے۔ بالکل یہاں ایسی ہی صورت حال ہے۔ یہ کہ نا صرف بلوچستان میں معاملے ہو رہے ہیں۔ حالانکہ آپ دیکھیں اور اخبار پڑھیں۔ ڈاں اخبار پڑھیں دی نیوز پڑھیں اور دوسرے اخبارات پڑھیں تو کراچی صرف ایک ٹھی ہے۔ جو کہ ہمارے ملک کا بڑا شہر ہے۔ جس میں چھ سو سات سو موڑ سائیکل گاڑی ملا کر ڈیلی اخفا کے جارہے ہیں۔

جواب اپنیکر۔ یہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ ادھر کر رہے ہیں تو ہم بھی کر رہے ہیں۔

یہ نہ فیصل داؤد (وزیر مواصلات)۔ نہیں جناب میں آگے اس پر آرہا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے جناب وہ تھیک بات کہتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور آپ کا بھی شکر یہ جو آپ نے بھی ان کی سائیڈ لی۔ لیکن جناب یہ مسلسلہ قتل اور ڈیکھنے کے اغوا برائے تعاون کے یہ ہر جگہ ہو رہے ہیں۔ اگر ہم امریکہ جیسے ملک کو دیکھیں جسے کہا جاتا ہے کہ یہ سب سے آگے ہے اور پر پا در ہے آج نیو یارک اور شکا گو میں دیکھیں یا کینڈرنس شی میں دیکھیں اس میں کیا ہو رہا ہے۔ مطلب اس کے علاوہ یہ تو انسان کے اپنے اوپر ڈینپنڈ کرتا ہے یہ علاقے کے بڑے آج کل اور حساب ہے پہلے زمانے میں یہ ہوتا تھا۔ ایک قبائلی نظام تھا۔ ابھی اگر یہ نہیں تو ڈیکھ کر یہ کشم ہے۔ تو علاقے کے بڑوں کو اچھا ہونا پڑے گا۔ نہیں تو پہلے زمانے میں اسی چوریاں کہیں نہیں ہوتی تھیں۔ اگر ہوتی تھیں تو واسرائے یا جو اے جی ڈی سی ہوتے تھے۔ وہ ان علاقوں کے بڑوں کو پکارتے تھے۔

جناب اپنیکر۔ او کے۔

یرنس فیصل داؤد (وزیر مواصلات)۔ علاقے کے بڑوں کو اس کے لئے آگے ہونا پڑے گا۔
مداخلت۔

جناب اپنیکر۔ سردار عظیم صاحب

سردار محمد عظیم موسیٰ خیل۔ شکریہ جناب آپ نے حق کا ساتھ دیتے ہوئے بہترین روانگ دی
ہے۔ جناب اپنیکر صاحب مشر صاحب کی باتوں سے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ غلط لوگوں کے ساتھ ان کا
باتھ ہے وہ انھیں سپورٹ کر رہے ہیں۔ جو کچھ ہو رہا ہے یہیک ہو رہا ہے یہ تو کوئی دلیل نہیں ہے۔ امریکہ میں
یہ ہو رہا ہے جناب میں یہ ہو رہا ہے۔ یہاں بھی یہ ہونا چاہیے۔ یہ تو کوئی دلیل نہیں ہے۔ یہ تو غلط لوگوں کو
سپورٹ کرنے کیلئے اسیلی میں آواز اخراجی ہے۔

جناب اپنیکر۔ حی رحمت علی۔

رحمت علی بلوج۔ جناب اپنیکر میرے خیال میں وزیر موصوف صاحب جو دلائل پیش کر رہے تھے۔ اور
یہاں جو مسئلہ امن و امان کا یہ سب کے لئے در در بن گیا ہے۔ لیکن ان کے دلائل صحیح سے بالاتر ہیں۔ اور
مشر صاحب نے جو بات یہاں بولی ہے۔ جناب والا آپ یہاں یہ کہد رہے ہیں کہ علاقے کو ہر بڑے لوگ
ہیں وہ صحیح ہو جائیں تو یہ جرائم نہیں ہو گا اور امن و امان ہو گا۔ ہم تو سیاسی لوگ ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ
جناب اپنیکر میں مختصر یہ بات کہتا چلوں کہ جگہوں میں جس طرح انہوں برائخواں کے کیسز ہو رہیں اور یہی
افراد سر عام بازار میں گھوم رہے ہیں۔ انہی افراد کو کلاشکوف کے پرست کس نے جاری کئے ہیں۔ جناب
اپنیکر اس پوائنٹ کو میں پر لیں والوں سے بھیگوارش کرتا ہوں کہ وفاقی حکومت کی طرف سے ہم لوگ جب
لیگل اسلحہ کا لائسنس لے جاتے ہیں۔ ملکہ ہوم والے کہتے ہیں کہ وفاقی حکومت کی طرف سے پابندی لگی ہو
لی ہے۔ کہ آل پاکستان کے لئے پابندی ہے۔ لیکن میں آپ کو یہ کہتا چلوں۔ کہ صوبائی حکومت کی جانب
سے ان جرائم پیش لوگوں کے لئے باقاعدہ پرست ایشو ہو گئے ہیں۔ جو سر عام بازاروں میں گھوٹے
ہیں۔ بھتے ہیں لوگوں کو انہوں کر تے ہیں۔ اور ذکریاں کرتے ہیں لوگوں کو قتل کرتے ہیں۔ کوئی پوچھنے والا
نہیں ہے۔ تو ہم لوگ اس ادارے میں اس پر بحث نہیں کریں۔ تو میرے خیال میں تو آغا صاحب نے

جس طرح دلائل دیئے ہیں وہ کبھی سے بالا تر ہیں۔

جناب اپنے۔ جی جمالی صاحب۔ پوچشت آف آرڈر پر ہیں۔

عبد الرحمن جمالی (وزیر)۔ جناب ایک تو ہمارے ہوم میٹر صاحب نہیں ہیں مگر واقعات جو ہمارے بھائیوں نے بیان کئے ہیں واقعی تشویش ناک ہیں۔ ابھی ہمارے رحمت علی بلوچ صاحب نہ کہا ہے کہ پرمٹ ایشو ہوئے ہیں۔ مجھے بتا نہیں ہے۔ یہ پرمٹ کس نے ایشو کئے ہیں۔ کسی ایمپلی اے کو بھی پرمٹ ایشو نہیں ہوا ہے۔ تو اس چیز کی میں تزوید کروں گا۔

آپ میری گزارش سن لیں میں آپ کی سپورٹ کی بات کر رہا ہوں تھوڑا سا جمل سے کام لیں۔ واقعی حالات ایسے ہی تشویش ناک ہیں کہ اگر یہ آپ یہ تحریک داخل کر لیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس پر بحث ہوئی چاہیے۔ بحث ہوگی کیونکہ اگر اس ایوان پر آج ہم بحث نہیں کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ کل اور واقعات ہڑھ جائیں۔ جو کہ اور زیادہ تشویش ناک ہوں۔

رحمت علی بلوچ۔ جناب سبھی جو پرمٹ کی بات چل رہی تھی۔ جو میں کہہ رہا ہوں صحیح کہہ رہا ہوں۔ جو لوگ سر عام بازار میں پھرتے ہیں ہنگاور میں ہمیں بتا چلا ہے۔ جو امن و امان قائم کرنے کے ادارے ہیں ان سے ہم نے پوچھا ہے۔ صوبائی وزیر کی طرف سے باقاعدہ ان کے لئے پرمٹ ایشو ہو رہے ہیں۔ اور کون سے قانون کے تحت ان کو پرمٹ دیا جا رہا ہے۔

عبد الرحمن جمالی (وزیر)۔ جناب آپ سے گذارش کروں کہ ہوم فشری وہ بھی پرمٹ ایشو نہیں کر رہی ہے تو صوبے والے اپنے درکار کو کیسے پرمٹ ایشو کریں گے۔

رحمت علی بلوچ۔ صوبائی حکومت نے جناب ایشو کئے ہیں۔

عبد الرحمن جمالی (وزیر)۔ اگر آپ کے پاس ثبوت ہے تو لائیں۔

جناب اپنے۔ رحمت علی صاحب ہے تو لائیں ٹک والی بات نہ کریں اگر ایشو کئے ہیں تو ہم اس کی انکواری کریں گے۔

رحمت علی بلوچ۔ جناب وہاں کا جوڑی ہی او ہے۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ ہے۔

عبد الرحمن جمالی۔ (وزیر) جناب اپنے جہاں تک میری یہ گذارش ہے کہ یہ پوچشت یکہٹ میں بھی آیا

ہے۔ وہاں بھی کسی منشہ کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ پرمنٹ جاری کرے۔
جناب اپنے بھائی۔ جی جمالي صاحب۔

عبد الرحمن جمالی (وزیر ایمنی اینڈ جی اے ڈی)۔ جناب اپنے بھائی میں آپ کے خدمت میں گزارش کروں کہ interior Minister کا بھی اختیار میں نہیں ہے کہ وہ کسی کو issue permit کریں اگر آئیں ایس آئی وائے کرتے ہے تو اس سے ہمارا کوئی سروکار نہیں ہے یہ ہماری کامیابی کی decision ڈیسیون ہے فیصلہ ہے کہ کوئی منشہ بھی بغیر لائنس کے بھی اختیار نہیں اٹھاسکتا ہے اگر میں اٹھاتا ہوں تو مجھے انٹرمنٹری FEDERAL interior Ministry کے ملدا ہوا ہے ہم نے ہی ایم صاحب سے کہا کہ ہمیں اپنے سیفٹنی SAFETY کے لیے دو گارڈز دے دیں تھے اسی سبک اس نے اس پر کوئی DECISION نہیں دیا میں اپنے بھائیوں سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر SHO وغیرہ ایسی چیز کہتی ہے تو آپ اس کے بیٹھ اس بھی میں لے آئیں ہم سامنے بیٹھ کر بات کرتے ہے جناب یہ Interior Minister کو بھی اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی چیز کا Issue Permit کریں۔

جناب اپنے بھائی۔ جی کچکول علی صاحب۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (لیڈر آف اپوزیشن) یہاں ہمارے جتنے بھی آرمنی کے لوگ ہیں خاص کر ایف سی۔ سر ایک پنجگور میں واقع ہوا تھا عید و نامی ایک آدمی نے کچھ فوجیوں کو پنجگور میں قتل کیا تھا ہمارے مکران ایف سی کے کمانڈنٹ نے ایران کے کچھ اور لاکوں کو کیونکہ عید و بھی ایران کا تھا اس کو ایک بڑا لیٹر دیا گیا تھا اور اس کو گاڑی فراہم کیا تھا جسے بڑے بڑے Heavy Gun یہ گاڑی گن سے بھرے ہوئے تھے گاڑی بلیدہ آئی بلیدہ کے لیورز والوں نے کہا تھا کہ یہ کیسے آپ لوگوں کے پاس weapons ہیں آپ لوگ کہاں چار ہے ہیں اس نے کہا تھا کہ ہمیں ایف سی کے کمانڈنٹ نے یہ لیٹر دیا ہے جناب میرا آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ آپ ایف سی کو بھی کہیں دے کہ ہر ایک کی جو اختیارات ہے وہ اپنے ہی اختیارات استعمال کر لے اور جتنے Shatter لوگ ہیں وہ ایک دوسرے کو مردا نے کی خاطر اور وہ Shatter سبی کہتے ہیں کہ جب کسی فوجی نے بات کی نعمود بال اللہ وہ خدا کی ہے آپ بھی اختیار نہیں ہدایت کریں کہ وہ ایسے راداری یا ایسے Documents نہ دیں ان بندوں کو کیا ہوا جناب لیورز والوں نے

جزات کا مظاہرہ کر کے ان بندوں کو گرفتار کیا case Port Trust Court میں چالان کیا پھر جناب والا کیا ہوا تھا اپنی آدمیوں کو خود ہی ان لوگوں نے مستاوی زمان دیا تھا کہ آپ لوگ ان Heavy Weapons کو استعمال کر لیں گے ان لوگوں کو جب گرفتار کر لیا تو انھیں JIT کو دیا Joint Investigation Team کو دیا اگر آپ لوگوں کو یاد ہو کہ اس دوران آپ کے چانسی کے جمل کو ایران کے سچے لوگوں نے توڑا تھا اس وقت آپ کا جو چیز میں ایکٹ کمیشن ہے یہ Suspend بھی ہوا تھا ہمارے لوگ خود ہی انھیں پال کر غیر قانونی اسلحہ انہیوں کے ہاتھ میں دے کر اور یہاں یہ جو حالات ہو رہے ہیں جناب والا It is the Assembly that Assembly should issue responsibility of the Assembly that should تو جناب والا یا ایک بہت

امپارٹمنٹ important مسئلہ ہے ہوم فیپارٹمنٹ کو چاہیے کہ ایک تو ہمارے ایف سی آپ کے ہوم فیپارٹمنٹ کے ماتحت نہیں حالانکہ قانون میں وہ پابند ہے کہ آپ ایف سی کا آئی جی ہے وہ ہوم سیکرٹری کے پابند ہے جو آپ کا مجھر ہے ذپیل کمشنر کے پابند ہے لیکن یہ تو چیف سیکرٹری کو گھاس نہیں ڈالتے ہیں اور وہاں جو بل لیگل illegal ہے یہ پر میشن permission دیتے ہیں وہاں یا پانی من مانی کرواتے ہیں جناب والا اس میں آپ کے پولیس بھی involve ہے آپ کے ایف سی اس میں involve ہے جناب میں آپ کو ایسے انکشافت دوں گا آپ جر ان رہ جائیں گے ہمارے ذپیل کمشنر صاحب نے پولیس کو کہا کہ آپ اس چوروں کے ساتھ ہے جنگور کا پولیس ڈاکوؤں کے ساتھ رہا ہے یہ یہاں سے لوگوں انفواء کر کے ان کو ایران لے جاتے ہے اور وہاں سے پولیس اور یہ اکٹھا فون کرتے ہے کہ ہمیں 5 لاکھ روپے دیں ~~تھیں~~ 5 لاکھ تو تقسیم کرتے ہے آدھا پولیس کا اور آدھا انفواء کرنے والوں کا ذی ایک شریف آدمی تھا اس نے کہا یہاں پر کراں کم تو ہو رہے ہیں اس نے کہا کہ یہاں ان Crime کراں میں پولیس involve انوال ہے۔

جناب اچیکر۔ پکاؤں صاحب آپ تشریف رکھیں۔ Please پکاؤں صاحب آپ پیٹھچا میں پکاؤں صاحب آپ مہربانی کریں۔ جی آغا فیصل صاحب آپ پولیس۔ شہزادہ فیصل داؤد (وزیر مواصلات و تعمیرات)۔ جناب میں آپ کو ایک دو انفار میشن دیتا ہوں جناب

اپنے صاحب ہم سے پہلی حکومتیں بھی تھی ایک تو ہمارے موصوف ہمارے از ہببل مشر honourable minister
صاحب نے کہا اور مشر صاحب اس وقت موجود نہیں ہے یہ سوال ان کے موجودگی میں ہوتا
چاہیے لیکن Beside آپ کو بھی معلوم ہو گا کہ اس سے پہلے بھی حکومتیں ہوتی ہیں کوئی بھی میں را کٹ
لا چڑھ بڑے ایکثر یکل مشین گن گاڑیوں کے اوپر فٹ نہیں ہوئے تو اس کو کس نے پرمٹ دیئے اس
کا مطلب یہ ہے انہوں نے بھی پرمٹ لیے تھے گز شہزادی حکومتوں سے اور شہر کے اندر را کٹ لا چڑھ اور 8 یا
10 گاڑیاں لیکر محو مت تھے۔

جناب اپنے۔ آغا صاحب آج یا آپ کیسے داخل وار ہے ہیں۔

شہزادہ فیصل داؤد (وزیرِ مواد مصالحت و فیرات)۔ جناب میں اس پوائنٹ پر آرہا ہوں مطلب ہے کہ انہوں
نے بھی ضرور پرمٹ لیکر اس طبقے ساتھ شہر میں محو مت تھے۔

جناب اپنے۔ آغا صاحب آپ بار بار اٹھتے تھے point of order پر میں نے سمجھا تھا کہ آپ کے
پاس ایک خاص انفارمیشن ہے جی ڈاکٹر شمع اسحاق۔

محترمہ ڈاکٹر شمع اسحاق بلوج۔ شکر یہ جناب اپنے صاحب میں یہ کہو گئی کہ جس طرح آغا فیصل صاحب کہتے ہیں
کہ جو بھی حکومتیں اسلوکیکر چلتے تھے وہ ضروری نہیں ہے کہ جو بھی حکومتیں نے کیا ہے وہ یہ موجودہ
حکومت بھی کر لیں اور دوسری بات ہے کہ سنده تھیک ہے وہ بھی ہمارا ایک صوبہ ہے میں اس نامہ ہم
بلوچستان میں بنیتھے ہوئے ہیں ہم بلوچستان کے ایم پی اے اور مشر ہیں ہمیں اپنے گھر کو دیکھنا چاہیے ہمیں
اپنے گھر کے اس پاس دیکھنا چاہیے کہ ہمارے گھر کے اس پاس کیا ہو رہا ہے دوسری بات جناب
اپنے صاحب یہ ہے کہ یہ جس طرح کے ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ تھیک التواہ بہت ہی اہم نو عیت کی ہے اس
میں دو پچھے جو گواہ رہے چار سال نو سال 14 سال کے پچھے ہیں انھیں انواع کیا گیا اور آج تک ان کا پہ
نہیں ہے کہ یہ ان کے والدین سے پوچھا جائے کہ اس نامہ اس کے دل پر کیا گزر رہی ہے اور اس طرح کی
جو صورت حال ہے یہ بلوچستان میں ہو رہی ہے یہ آپ بھی جانتے ہیں میں بھی جانتی ہوں کہ اس کے بعد
جو پچھے یا جلوگ انواع ہوتے ہیں یا تو بہت بڑی تاوان کے زر یعنی وہ مل جاتے ہیں یا پھر ان کا کوئی پتہ نہیں
ہوتا اسی طرح کچھ عرصہ پہلے بولان میڈیا یکل کانٹ اور کپیاکس کے درمیان جو ڈاکٹر ز کے گھر بنگلوز اور فلیٹ

بنے ہوئے ہیں وہاں پر کچھ عرصے پہلے کی بات ہے کہ ایک ڈاکٹر کے بچے کو انعام کیا گیا لیکن پھر کچھ باہر لوگوں نے اسے واپس لے لیا تو یہ حالات ہو چتائیں میں روز کا معمول بن گیا ہے اگر اس پر ہماری گورنمنٹ ہماری حکومت آئی ایس آئی اور ہم منہض صاحب ایکشن نہیں لیں گے تو پھر کون لے گا یا ان کی ذمہ داری ہتھی ہے شکریہ جناب اپنے صاحب۔

جناب اپنے۔ مہربانی جی تو شیر والی صاحب۔

میر شعیب احمد تو شیر والی (وزیر داخلہ)۔ جناب اپنے صاحب آپ کی اجازت سے یہ تحریک جو میری بہن ڈاکٹر شمع اسحاق صاحب، رحمت علی بلوچ، اور جان محمد بلیدی صاحب نے پیش کی ہے واقعی یہ ایک اہم انتہائی نوعیت کے عامل ایک مسئلہ ہے خصوصاً تجکور، گوار، اور تربت میں جس طرح کے حالات ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں اور میں اپنے Treasury Benches کی طرف سے یہ کہتا ہوں کہ تحریک بالکل بحث کے لیے منظور کی جائے تاکہ اس میں بعض ایسے چیزوں کی نشاندہی ہو سکتی ہے کہ میرے لیے آسانی ہو سکتی ہے تاکہ میں ان کے تجاویز کے مطابق ایکشن اول اور اسکے معاون کے معاملے میں کچھ بہتر اور ثابت نتائج سامنے آئیں شکریہ جناب اپنے۔

جناب اپنے۔ آیا س تحریک کو بحث کے لیے منظور کی جائے جو ارکین تحریک کے منظوری کے حق میں ہیں وہ تھا انہماں میں تحریک کو اکثریت کی حمایت حاصل ہے لہذا آئندہ اجلاس میں بحث کے لیے منظور کیا گیا ہے اب نماز کے وقت کرتے ہیں اجلاس کی کارروائی 2 بجکر 30 منٹ تک کے لیے ماتوی کیا جاتا ہے۔

(اس بدل کا اجلاس نماز و وقت کے بعد وہ بجکر چالیس منٹ پر دوبارہ شروع ہوا۔)

سردار محمد عظم موسیٰ خیل۔ جناب کو مردم پورا نہیں ہے۔

جناب اپنے۔ سردار محمد عظم اپنی قرارداد نمبر 134 پیش کریں۔

سردار محمد عظم موسیٰ خیل۔

قرارداد نمبر 134

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ 1965 سے اور الائی میں قائم پبلک لاگجری میں اس

وقت میں ہزار کتب موجود ہونے کے ساتھ روزانہ نئے اخبارات اور بائیکس مختلف رسالہ و جرائد کے علاوہ روزانہ دوسو سے کم دویش افراد مطابع کی سہولت سے مستقید ہو رہے ہیں علاوہ ازیں طلباء اور طالبات کو کپیوور کی تعلیم کی غرض سے بیش صد کپیوور بھی موجود ہیں اس کے برکس ڈائرکٹر تعلیم کی جانب سے بیش پچھس ہزار روپے سالانہ گرانٹ کی صورت میں ملتی ہے جبکہ خود لاہوری کی سالانہ آمدن چند ہزار روپے ہے جو بھلی ٹیکھوں میانہ اخبار اور جرائد کے اخراجات کے مقابلے میں اختلاف کم ہے لہذا انہوں کو لاہوری کو مالی جراثم سے نکالنے کے لئے فروع علم کے پیش نظریہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مذکورہ لاہوری کی سالانہ گرانٹ پینٹا لیس ہزار روپے سے بڑھا کر پانچ لاکھ روپے کر دی جائے۔

جناب اپنیکر۔ قرارداد نمبر 134 پیش ہوئی آپ اس کی ایڈیمیریٹی پر کچھ بات کریں۔

سردار محمد عظیم موی خیل۔ شکریہ جناب اپنیکر کہ آپ نے مجھے قرارداد نمبر 134 پر کچھ بولنے کا موقع دیا جناب اپنیکر لوالی میں جو لاہوری قائم ہے جیسا کہ اس کا تذکرہ قرارداد میں آیا ہوا ہے اور الائی سابقہ سب ڈویژن ڈاؤب بھی رہا ہے اور میگا سٹی میں اس کا شمار آتا ہے جناب یہاں پر بہت سے لوگ لاہوری سے استفادہ کرنے آتے ہیں اس کی گرانٹ جو کہ پینٹا لیس ہزار گرانٹ بند بھی ہے جو کتنا کافی ہے اور کم ہے یہ ایوان صوبائی حکومت سے یہ سفارش کرے کہ اس کے گرانٹ کو پانچ لاکھ تک بڑھایا جائے۔ شکریہ

جناب اپنیکر۔ بس کوئی اور۔

چکاوی علی ایڈیو کیٹ (لائڈ آف اپوزیشن)۔ جناب میں اس میں ایک ترمیم کر دوں کہ ہم نے بھی لاہوری چکاوی میں بنا دی ہے لیکن گورنمنٹ کی طرف سے ہمارا یہی ٹکوہ ہے کہ ہم نے اپنے ایمنی اے فنڈ سے کچھ کتابیں وغیرہ دیتے ہیں اور کئی ہماری لاہوری یا قائم شدہ ہے انہیں شاف نہیں دیا جا رہا ہے اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ کوئی قوم علم اور بذر کے بغیر آگئی نہیں بڑھ سکتی ہے لیکن جو ہماری حکومت ہے یہ صرف اس حکومت کی کمزوری نہیں ہے جو ایک حکومت میں یہ ہوا ہے ان چیزوں کو یہ اہمیت نہیں دے رہے ہیں میں کہتا ہوں اس میں یہ ترمیم کیا جائے کہ یہاں جو لاہوری قائم کئے گئے ہیں انہیں حکومت چلائے اور جو گرانٹ ہے وہ دے اس وقت چکاوی میں ہماری تین لاہوری یا کام کر رہی ہیں چار پانچ

اصلیے میں لا بھر بریا بہادی ہیں۔ میں کہتا ہوں اس مسئلے کو اس کے ساتھ ملا دیا جائے۔ اور اس قرار
داد میں ترجمم کر دی جائے۔

جناب اپنیکر۔ آپ یہ ترجمم لکھ کر دے دیں۔

چکچول علی ایڈ و کیٹ (ایڈ ریف اپوزیشن)۔ ہاں جناب میں یہ لکھ کر دے دوں گا۔

جناب اپنیکر۔ سوال یہ ہے کہ قرارداد کو چکچول صاحب کی ترجمم کے ساتھ منتظر کی جائے
جو منظوری کے حق میں ہیں ہاں تھا انجامیں۔

(قرارداد منتظر ہوئی۔)

جناب اپنیکر۔ جناب عبدالرحیم صاحب اپنی قرارداد نمبر 149 پیش کریں۔ کیا وہ نہیں ہیں۔

سردار محمد اعظم موی اخیل۔ جناب وہ موجود نہیں ہیں اگر آپ اجازت دے دیں۔

محمد اکبر مینگل۔ جناب یہ قرارداد اتنا تائی اہمیت کا حامل ہے اس وقت ہمارے تمام ہائی ویز بیٹھ گئے ہیں
آپ اسی کی اجازت دے دیں اور ان پر ابھی کام ہوا ہے۔

جناب اپنیکر۔ جی میں سمجھا نہیں۔ یہ قرارداد سردار محمد اعظم موی اخیل صاحب پیش کریں۔

سردار محمد اعظم موی اخیل۔ قرارداد نمبر 149

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے وہ مرکزی حکومت سے رجوع کرے کے وہ نیشنل ہائی ویز
اتخاری نے تمیں سے دس میئن پہلے مختلف شاہرا ہوں پر کام کیا ہے مثلاً کوئی چیز۔ کوئی نژاد ب۔ کوئی بوستان
کوئی بسی کوئی، کرچی اور دیگر شاہرا ہیں۔ ناقص غیر معاری میٹریل کے استعمال سے کھنڈرات بن گئے
ہیں اور آج کوئی بھی ہمراہ سفر کے قابل نہیں رہی۔

لہذا این اتفاق کے اس غیر معیاری کارکردگی پر ذمہ دار عمل کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی
جائے تاکہ مستقبل میں تو می شاہرا ہوں پر عوامی خزانے کا تغذیہ نویسیت کا مذاق نہ ہو۔

جناب اپنیکر۔ قرارداد نمبر 149 پیش ہوئی ہے۔ اب اس کی ایڈ میز بلٹی پر کچھ مجھے بولنے کا موقع

سردار محمد اعظم موی اخیل۔ شکریہ جناب آپ نے اس قرارداد کی ایڈ میز بلٹی پر کچھ مجھے بولنے کا موقع
دیا۔ جناب اپنیکر صاحب نیشنل ہائی وے نے جہاں بھی روڑھوئے میں بنائے ہیں کسی روز کو چار میئن

ہوتے ہیں کسی روڈ کو دس میینے ہوتے ہیں کسی کو آنھہ میینے ہوتے ہیں یہ تمام شاہراہیں جو بھی ہیں وہ تمام غیر معیاری نوعیت کی بھی ہوئی ہیں ان سے کوئی پوچھنے والا ہے یا اپنی منافی کرتے ہیں یا اپنی منافی کے حوالے سے ہماری تمام شاہراہیں نوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جس کی وجہ سے ان پر سفر کرنا بہت مشکل ہوتا ہے جناب جب یہ روڈ تعمیر کرتے ہیں یہ تسلیمی لمبید یورشن بناتے ہیں کہ اس میں انسان کی جو تھکاؤٹ منہک آجائی ہے جناب اس غیر معیاری کارروائی روکنے کے لئے اس ایوان کے حوالے سے کوئی ایسا طریقہ اپنایا جائے تاکہ یہ روڈ جو این اتنے اے کے حوالے سے بن رہے ہیں اور فارم ٹومار کیت جوروڑ بن رہے ہیں جناب آپ موی خیل سنگری روڈ کو دیکھیں وہ فارم ٹومار کیت ہے اس میں غیر ضروری مودختم نہیں کے گئے ہیں آج آپ جائیں سنگری موی خیل روڈ آپ اس کی حالت کو دیکھیں آپ کو ترس آئے گا اتنا بھاری رقم خرچ ہونے کے باوجود اتنا غیر معیاری کام ہوا ہے جناب اپنیکر صاحب گزارش ہے کہ اس ملکے کو پابند کیا جائے تاکہ وہ اس غیر معیاری نوعیت کی ہو اور اس کی کوئی ضمانت ہو اور جناب آئندہ جہاں بھیسر کیس ہمارے صوبے میں نہیں معیاری نوعیت کی ہو اور اس کی کوئی ضمانت ہو اور جناب جیسا کہی اینڈڈ بیلو کے مشرنے ہمارے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ ہم جوروڑ بھی بناتے ہیں ہم اس کی کوئی گارنی نہیں دیتے ہیں جناب اپنیکر صاحب یہ عقل سليم سے بعد ہے کہ جو چیز بنا کیں اس کی تو کوئی گارنی ہوگی جناب آپ کے توسط سے ایوان کے توسط سے ہم یہ چاہتے ہیں کہ بیشل ہائی وے کے خلاف کارروائی عمل میں لاکی جائے جو لوگ ایکیں ملوث ہیں ان کو ذمیث کیا جائے ان لوگوں کو قواعد کے تحت سزا دی جائے۔ مخدانہ سزا دی جائے۔ شکر یہ -

جناب اپنیکر۔ ڈاکٹر شمع اسحاق۔

محترمہ ڈاکٹر شمع اسحاق۔ جناب اپنیکر میں اس قرارداد کی جماعت کرتی ہوں ہم یہ دیکھتے ہیں جو بیشل ہائی وے اتحارنی ہے وہ کمیشن اور شوت خوری کا ادارہ ہن چکا ہے اچھی میزبانی استعمال کرنے کی بجائے دلوں میزبانی استعمال کرتے ہیں جگہ جگہ کی گزر ہے بن چکے ہیں سڑکیں نوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ جب یہاں لکپاس نوٹکی اور خاران جاتے ہیں جو یہ سڑک اچھی پکھوں پہلے بھائی گئی ہے اور یہاں پر کچھ دن پہلے ڈویشن بھائی گئی اور جو گاڑیاں بہت اچھی گاڑیاں تھیں وہ بھی واپسی پر نوٹ

پھوٹ پچھی تھیں جب یہ روڈ ہنا ہے یا اس قدر ناکارہ تھا اور اس قدر روٹ پھوٹ چکا ہے کہ میں آپ کو بتا
نہیں سکتی اور نی کاڑی بھی جلد ختم ہو جاتی ہے اور پتہ نہیں چلتا ہے جبکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ نوٹگی اور لکپاس
کے ساتھ دوست شیش بھی بنائے گئے ہیں اور دیٹ شیش کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر کاڑی کے چار ونیل ہیں
تو اس کے حساب سے اس پر وزن رکھا جاتا ہے اور وہ دیٹ شیش جو ہیں ان ونیل ایکسلکوناپتے ہیں اور
اس کے بعد ان کو آگے نہیں بھیجتے ہیں لیکن یہ کام نہیں کر رہے ہیں ہوتا یہ چاہئے کہ ان کو فرشتل کیا جائے
ان پر یہاں کے لوگوں کو بخایا جائے اور وہ یہ دیکھیں جو ہمارے ٹرک اتنے بڑے بڑے وزن اٹھا کر
جاتے ہیں جو کاڑیاں ہیں اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہے وہ کتنا وزن اٹھا کر جا رہے ہیں جو نرٹر کیس وہ
اس دیٹ کی وجہ سے نوٹ پھوٹ کا شکار ہوتی ہیں اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جو پیشل ہائی وے
اتھارٹی ہے یا پنیں مانی کر رہا ہے وہ جس طریقے سے اپنے بندے لگاتے ہیں جس طریقے سے وہ کام
کر رہے ہیں نرٹر کیس بوار ہے ہیں وہ سب جانتے ہیں کہ اس سے کتنا نقصان عموم مکا ہے کیونکہ اس پر
عموم ہی سفر کرتی ہے۔ جو ایک گھنٹے کا سفر ہوتا ہے وہ آٹھ گھنٹے میں طے پاتا ہے اور دوسری بات یہ ہے
کہ یہ سب پچھا اور لوڈ نگ کی وجہ سے ہے جس طرح میں نے کہا ہے جو دیٹ شیش ہے ان کو فرشتل نہیں کیا
گیا ہے تو اگر یہی اور لوڈ نگ کی وجہ سے ہے اور اگر ہم ان دیٹ شیش فرشتل کریں تو پھوٹ کا شکار
نرٹر کیس نہ ہوں گی۔ ان کا یہاں پر عملہ بخایا جائے اور اس کی حساب سے ان کو آگے بھجوائے لیکن نہیں ہو رہا
ہے۔ تو میرے خیال میں اگر دیٹ شیش فرشتل کے جائیں لوڈ نگ کا پر ایلم حل کیا جائے اور پیشل ہائی
وے اتھارٹی کو پابند کیا جائے کہ یہ جو روڈ ہیں یہ بہت نی اہمیت کے حوال ہیں ان پر ان کو پابند کیا
جائے۔ بہت شکر یہ۔ **جب اپنیکر۔**

جناب اپنیکر۔ کوئی اور جمالی صاحب۔ جی

عبد الرحمن جمالی (وزیر)۔ جناب اس قرار داد پر میرے بھائی اور بھن نے توبات یہاں پر کی ہے میں
صرف ان سے یہ گزارش کروں گا اور میں کسی حد تک ان سے اتفاق بھی کروں گا میں زیادہ تر ان کے
ساتھ اتفاق نہیں بھی کروں گا۔

میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پیشل ہائی وے کا یہاں پر اچھا خاصا دفتر ہے جسیں ہاؤ سنگ ایکسیم میں۔

کیا یہ صاحب بھی وہاں پر گئے ہیں اور ان کو دیکھا ہے اور جہاں تک ہمارے ہاں کام ہے اور ڈیرہ اللہ
یار سے نوتال تک کام وہاں ہوا ہے بہت ہی اچھا روزہ بنایا ہے اور یہی سکش پر کام کر رہے ہیں بہت ہی اچھا
ہے۔ اور سب سے زیادہ نیشنل اتحارٹی کا کام اسی صوبے میں چل رہا ہے قرار داد کی نوعیت اپنی جگہ پے میں
ان بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ ان کا یہ یہاں آفس ہے اگر ان سے آپ ملیں۔ ایک کے منٹ آپ
ذراع پر کرنے دیں پہلے یقیناً کہ باہر کے کنٹریکٹر آتے تھے اب ماشال میرے لحاظ سے اکثریت
کنٹریکٹرز کی اس صوبے سے ہے اور ان کو پھر آگے پہنچی دے دیتے ہیں جو کہ ان کے پڑھیں Law
میں ہے یا نہیں ہے گڑھ بڑھو ہاں سے پیدا ہوتی ہے ایک آدمی مثال دس کروڑ کام لیتا ہے اور پھر یہی
ٹھیکے پر وہ دوچار کروڑ میں دے دیتا ہے تو پھر ہاں تاکہ میٹریل کا استعمال ہوتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر
اس نے اچھا کام کیا ہے تو اس کی بھی تعریف کرنے چاہئے۔ اتحارٹی کافی دفتر ہے یہاں پے ابھی تو
میرے خیال میں کوئی ڈائریکٹران کا بینا ہوا ہے میں ایک اتفاق کروں گا ہمارے لوگ اگر دو بوریاں پیاز کی
اور دو بوریاں کوئی کم انجھالیں تو میرے خیال میں ہمارے روٹٹھیک رہیں گے کہیں پے ہو سکتا ہے کہ
غلط روڑ بن گیا ہو بھی یہ ہوتا ہے کہ بارشیں ہو جاتی ہیں ان کی وجہ سے بھی، میرے لحاظ سے وہ کام میک
کر رہے ہیں سب سے زیادہ بلوچستان میں آپ کا یہ روزہ اتحارٹی بنارہی ہے اور قیدِ رل گورنمنٹ بھی اس
میں زیادہ فنڈ زدے رہی ہے ابھی آپ کا قلات سے چن سائیڈ پر روڑ بن رہا ہے اور الائی والا آپ کا
جناب پنجاب سے جا کے لگے گا کام ست ضرور ہے آپ بھی توجہ دیں اسکی Through تو میں سمجھتا
ہوں اس کی Quality بھی بہتر ہو سکتی ہے اور کہ کرو گی بھی بہتر ہو سکتی ہے۔

جناب ایکٹر جی چکول ماحب

چکول علی ایڈو و کیٹ (لینڈ ریف اپوزیشن)۔ میرا اس میں ایک تجویز ہے یہ Important مسئلہ ہے
اس کو ایسا کریں کہ مردار صاحب مجھے اجازت دیں اس کا جو چیز میں ہے راستے میں میں نے واضح
صاحب نے بھی اس سلسلے میں Discuss کیا تھا کیونکہ ہمارے جتنے بھی لوکل روڑز ہیں انہوں نے
این اتفاق کے کوئی ہے یہ بڑی اچھی بات ہے کیونکہ ان کی Maintenance اور اگنی standard
ہمارے صوبے کے Construction ہزار گناہ بہتر ہے۔ البتہ ہمارے چکور کار روڑ ہے سب چار رہے

ہیں ٹینڈر ہوتے والے تھے انہوں نے این اچ گے کو دیا بھی این اچ گے کی اپنی طریقے کا رہے اس کو اگر وہ دس سال کے بعد بنا دیں تو وہ ہمارا ان بنائے ایکم کے جو بلکل اس کو Suspend کرنا ہمیں تکلیف ہو گی میرے خیال میں آپ اس کو طلب کریں ایک Meeting کریں ہمارے بھتے مسائل ہیں۔

جناب اپنے۔ یہ قرارداد میرے خیال میں

چکول علی ایڈ وو کیٹ (لینڈ راف اپوزیشن) - اس کا جو محکم ہے زیارت وال اس حد تک اس کو موخر کرو دیں اگر اس نے آ کر ہمیں مطمئن کی مزید اس کو پر لیں کرنے کی ضرورت نہیں ہو گا۔ یہ منتشر نہ بھی اس پر کچھ Objection اٹھایا گیا ہے وہ بہتر ہے اس کو موخر کرو دیں اس کو طلب کرو دیں اور جہاں جہاں ڈسٹرکٹوں میں Construction ہیں جو ان کا کام ہے واسع صاحب اس میں ہو تو بہتر ہے۔

جناب اپنے۔ مہربانی، جی

شاہ زمان زند۔ عبد الرحمن جمالی صاحب نے ایک اچھی بات کی یہاں جوڑ یہ اللہ یار روڑ ہے اس میں جناب اپنے صاحب ایک چیز ہے این اچ گے اے والوں نے ڈبلیو ایف او کو جو کنٹریکٹ دی ہے وہ روڑ ٹھیک ہے جو این اچ گے خود کرتا ہے جیسے کہ بھی سے کوئی کا یہ این اچ گے کے خود کے انتظام میں ہے وہ بالکل خراب ہے این اچ گے خود اتنا صحیح کام نہیں کرتا ہے ان کمپنیوں کو دیں جیسے چانثی کار روڑ ہے اور روڑ حکما روڑ ہے اور ہمارے جو کنٹریکٹر کو دیا جاتا ہے وہ رہیں کم ہیں ظاہر جہاں کم ہو گا وہاں تو پھر ٹھیکیدار بھی پورا نہیں کر سکتا اسے اپنا گھر بھی چلاتا ہے اس نے اس وجہ سے بھی خراب ہوتا ہے کیونکہ ان کمپنیوں کے رہیں کم ہیں ان کو دیا جائے اور ہو چستان کے جتنے بھی روڑ زیں ان کو بڑے بڑے کمپنیوں کو دیے جائیں۔

جناب اپنے۔ سردار محمد اعظم صاحب آپ کچھ فرمادے تھے

سردار محمد اعظم مولیٰ خیل۔ جناب اپنے منتشر نے فرمایا، کہ آپ لوگ ان کے پاس نہیں جاتے ہیں رحم زیارت وال ان کے پاس گئے ہیں ان کے ساتھ بات بھی کی ہے لیکن اس کے باوجود کوئی پیش و رفت نہیں ہوا۔

جناب اپنے۔ جی جمالی صاحب۔

عبد الرحمن جمالی (وزیر)۔ میرے خیال میں اگر اسکیلے زیارت وال صاحب ہے ہیں ایسی اگر کوئی کمیٹی میں باقی جانتے ہو روڑوں کا کام بھی میں چھوٹی سی مثال آپ کو وزنگاڑیہ اللہ یار سے صحبت پور روڈ بنا تھا نیا تو قین دفعہ ان کو مینڈر کئے کوئی بھی نہیں آیا۔ تو یہ لوگ آئیں میرے پاس میں نے ان کو ایک مشورہ دیا کہ میں نے جی اگر ایک بڑا محکیدار نہیں آتا تو آپ لوکل محکیدار ہوایہ کہ قین دفعہ مینڈر رہونے کا با وجود چھوٹی دفعہ Reject ہوا پھر میں نے کہا کہ اگر میں کو میزرا ہے تو آپ پانچ پانچ کلو میزرا کے دے دیں محکیدار کوتا کہ آپ کا نتھروں بھی رہے گا اور according to the specification کام ہوگا۔ ہر ایریا کے جناب اسٹکر الگ specification ہے کہیں پر سیلانہ علاقہ ہے۔ کہیں پر پہاڑی علاقہ ہے۔ کہیں پر مطلب مختلف قسم کے بیہاں پر ہیں تو ultimately یہی ہوا کہ وہ مثال چار محکیداروں کو کام مل گیا اور کام شروع ہو گیا۔ اگر آپ point personal interest میرا یہ ہے ان کے ساتھ ہیجھ کے بات کریں کیونکہ last time نجھے یاد پڑتا ہے کہ N.H.A کے Chairman بھی آئے تھے اور چیف منٹر صاحب سے بھی ملتے تھے وہاں پر بھی چیف منٹر صاحب نے اپنی کچھ Reservations کیں اور ان کو بتائیں۔ تو اس کے بعد میرے خیال میں وہ بات بھیج گئے کہ ہماری demand کیا ہے بلوجستان میں اور کس طریقے سے کام کرنا چاہیے۔ اب یہ ہے کہ کام کا جو فقار ہے وہ سُست ہے وہ اس لئے سُست ہے کہ جب اوپر سے Allocation ہو گی پسیوں کی تو کام چلے گا جلدی اور اگر اس کے لئے بھی آپ کو اور ہم سب کو بھاگ دوڑ کرنی پڑے گی پرانم منٹر صاحب تک اگر وہاں سے ہو اور بیہاں پر ایک کمیٹی ہو چھوٹی دو ممبروں کی کمیٹی بنادیں اور جو ان کے ساتھ ہر میئنے رابطہ رکھے ان کو۔

جناب اسٹکر۔ میرا خیال ہے جمالی صاحب میں تو چیزیں کو عید کے بعد call کر دوں گا پھر جس ایم پی اے نے مینگ میں شرکت کرنی ہے وہ نام دیدیں تاکہ پھر ہم ان کو اطلاع کر دیں کہ آپ بھی آجائیں۔ ایک مینگ ان سے join کر لیتے ہیں chamber میں اس کے بعد پھر اس مینگ میں طے کر لیں گے کہ ایک کمیٹی ہونا چاہیے اسی نہیں ہونا چاہیے۔

عبد الرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ سریری Request یہ ہے کہ جن علاقوں میں ان

کے proposed roads میں وہاں سے جو تمہرے تعلق رکھتے ہیں وہی اس میٹنگ میں پیش کیے جائیں اور اپنے جوان کے خیالات ہیں ان کے ساتھ بیٹھ کے discuss کریں۔ اگر وہ کارروائی ہے یا اقلات خضدار کا ہے تو وہاں کامبینر پڑھنے اگر بسی والا ہے بولان والا ہے تو وہاں کامبینر پیش کرو دب کا ہے تو ثواب والا ہیٹھے۔۔۔

جناب اپنے۔ میرے خیال میں پہلا جو میٹنگ ہوا اس میں ۔۔۔

عبد الرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ اور آپ کا نظر ضرور پڑھنے اس میں W & C & C والا۔
جناب اپنے۔ ہاں صحیح ہے۔

عبد الرحمن جمالی۔ (وزیر قانون و پارلیمانی امور) اور آپ کا planning کا نظر۔

جناب اپنے۔ عید کے بعد میں Chairman کو call کرتا ہوں۔

عبد الرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ جی ہاں۔

جناب اپنے۔ تو اس پر پھر جس جسم بھر نے شرکت کرنی ہے وہ نام دیں پہلے تاکہ ہم پہلے بتاویں۔

پککوں علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف)۔ جناب اپنے صاحب جو اسم پی ایزا آتا ہے یہ N.H.A. کے Chairman کو ہم نے نکالا یا ہے وہ attend کر سکتا ہے اس کو۔

جناب اپنے۔ صحیح ہے ok۔

پککوں علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف)۔ سر ایک اور اضافی میں ۔۔۔ دیکھیں جیسا کہ جمالی صاحب نے کہا تھا کہ C.M. صاحب کو breif کیا ہے N.H.A. نے۔ دیکھیں ہم لوگ اپوزیشن والے ہیں ہمارا ہر چیز آپ ہیں میرا یہ بھی آپ سے request ہے کہ جتنے فیڈرل گورنمنٹ کے یہاں heads ہیں کم آپ دو دو تین تین میئن میئن میں انہوں کو یہاں طلب کریں تاکہ وہ ہمیں کر دیں۔

جناب اپنے۔ جب بھی آپ demand کرو گے میں تو کرتا ہوں انشاء اللہ۔

پککوں علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف)۔ جیسے واپس اولے سر دیکھیں ابھی ہمارے ساتھ چکجوار میں میں ایک واقعہ آپ کو تباہی نیزراں مسلم نے پیسے دیتے ہیں کہ یہ کھبے لگادیں ہمارا ایک جگہ ہے زندگی داس۔ ہم چلائے لیکن یہ کھبے نہیں لگ۔ ہاں جو محمد صحنی کا ووٹ ہوا ہمارے ان کھببوں کو نیزرا کے کھببوں کو انہوں

نے گورنمنٹ کے نام پر ڈال دیا۔ کم از کم ان جیسے irregularities ہم کہتے ہیں کہ بھی آپ ایک ذمدار آفسر ہیں آپ کیوں ایسے کرتے ہیں؟ ہمارے انہیں اے فنڈ ذریعہ ہم نے دے دیے ہیں جیسے تیس تیس لاکھ روپے کہ ہمارے گاؤں کو کیا کریں electrification دیں۔ ہمارا پیسہ وہاں pend ہے وہ بغیر پیسے کے وہ ان کیلئے کھبلا رہے ہیں۔ سرآپ ان کو طلب کریں تاکہ ہم ان سے پوچھ لیں کہ آپ ایک پرائیوریٹ ادارہ ہوتے ہوئے ہوئے۔۔۔ جناب اپنیکر۔ محکم ہے عید کے بعد واپس اواں کو بھی بلا کیس گے اور نیشنل ہائی وے والے کو بھی میلا کیس گے نیک ہے ok مہربانی۔

پیکول علی ایڈ ووکٹ (قائد حزب اختلاف)۔ مرمحک ہے۔

جناب اپنیکر۔ اب یہ قرارداد نمبر 149 کو۔۔۔

شیف احمد خان۔ جناب۔۔۔

جناب اپنیکر۔ جی۔

شیف احمد خان۔ جناب والا میری ایک قرارداد ہے settler کے حوالے سے مولانا واسع صاحب نے وعدہ کیا تھا تین اجلاس گزر پکے ہیں کہا تھا کہ اگلے اجلاس میں اس کو پیش کریں گے اور جو ہمارے تحفظات ہیں اس پر بات کر کے وہ پیش کریں گے لیکن آج تک وہ قرارداد نہیں آ رہی ہے میری گزارش ہے کہ اگلے جو اجلاس اسکے بعد جو آپ call کریں تو اس میں میری قرارداد کو سرفہرست رکھا جائے۔ اور مولانا واسع صاحب سے بھی ایک گزارش ہے کہ وہ اپنی کمیٹی کے سامنے بھی اس چیز کو سمجھیں کہ آجوانہ نہیں نے اس وقت وہ بات کہی تھی اس پر مدد آمد ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ امان اللہ نو تیزی صاحب کی ڈیپارٹمنٹ ایکسا نیز ڈیپارٹمنٹ ہاؤس مگردوں کے جو نیکس بھجو رہا ہے اس وقت تک ان کو نیکس نہ بھجوائے جائیں نہیں نہ بھجوائیں جائیں تاوقتیکہ وہ جو ہمارے کمیٹی کے پاس مل پڑا ہوا ہے مل پڑا جب تک فیصلہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک اس کو نہ بھجوایا جائے۔ یہ امان اللہ نو تیزی صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اس کو کوادیں تاوقتیکہ وہ مل پاس نہ ہو جائے یہاں سے۔

جناب اپنیکر۔ جی امان اللہ صاحب۔

میر امان اللہ نو تیری (وزیر ایکسائز اینڈ پیسیشن) میں اپنے سیکرٹری کو انشاء اللہ کل بتا دوں گا شفیق صاحب کی۔

جناب اپیکٹر۔ مہربانی۔ قرارداد نمبر 149 کو موخر کی جاتی ہے۔

شفیق احمد خان۔ مولانا صاحب آپ بھی یقین دہانی دلوادیں۔

جناب اپیکٹر۔ جناب عبدالرحیم زیارت وال اور جناب پکول علی ایڈ ووکیٹ صاحب اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 150 پیش کریں۔

پکول علی ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف)۔ جناب قرارداد نمبر 150 یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وفاقی حکومت کے ذمے صوبہ کے تمام تقاضا جات کی نصف فوری ادا شکل کو ممکن یا ممکن نہیں تاکہ صوبائی حکومت اسیٹ بینک آف پاکستان کے over draft کے ساتھ ساتھ اضافی سود سے بھی بچ سکے۔

جناب اپیکٹر۔ قرارداد نمبر 150 پیش ہوئی۔ اس کی admissibility پر آپ پکول صاحب پکھ جاتیں کریں۔

پکول علی ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف)۔ جناب والا یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ ہماری لفڑی پاچھے کھرب روپے کے تقاضا جات گیس کے ہیں میرے خیال میں فناں منشرا اور پی اینڈ ڈی کے منش بہتر جانتے ہیں اور ہمارا ہر ایک ایم پی اے بھی اس وقت well equipped کیونکہ بار بار ان مسئلوں کو agitate کیا ہے بلوجتان حکومت نے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایک قرارداد کی شکل میں یہ اسیلی سے سفارش کر لیں کہ ایک طرف آپ تو ہمارے متروک ہیں۔ آپ ہمارے حقوق کو تو نہیں دیتے ہیں لیکن ہمیں تو۔ ہم پر یہ الزام ہے کہ آپ لوگ over draft کے منادات کو مدد نظر رکھ کر اس قرارداد کو منظور کیا جائے اس میں کوئی تباہت نہیں۔

جناب اپیکٹر۔ جی کوئی اور اس پر بات نہیں کرنا چاہے گا۔ سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے؟ قرارداد منظور ہوئی۔ جناب پکول علی ایڈ ووکیٹ صاحب اپنی قرارداد نمبر 161 پیش کریں۔

پکول علی ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف)۔ قرارداد نمبر 161 یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش

کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ سوئی گیس کی مدتis general sales tax کی صورت میں حاصل ہونے والی آمدنی صوبہ کو دی جائے۔ یوں تک ملک کے بڑے حصے کو بلوچستان ہی گیس فراہم کرتا ہے اس طرح صوبہ گیس کا مالک ہونے کے ناطے آئینی اقتدار نظر سے بھی general sales tax کا اقتدار بلوچستان پر ہوتا ہے۔

جناب اپنے۔ قرارداد نمبر 161 میں ہوئی جی پکول صاحب اس کی admissibility پر مختصر سا کچھ بات کریں۔

پکول علی ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف)۔ جناب والا ہماری جو یوں ہے یا ہماری آمدن ہے بلوچستان کی وجہ گیس ہے۔ unfortunately ہماری جو گیس ہے انہوں نے اس کو N.F.C. سے incorporate کی ہے۔ حالانکہ دوسرے صوبوں سے جو گندم پیدا ہو گایا زرعی پیداوار ہیں یا کہ انہوں کے بھلی کا وہ ہے انہوں کو انہوں نے N.F.C. سے مسلک وہ نہیں کیا ہے۔ وہ ایک زیادتی ہے میں اس پر اسوقت agitate نہیں کروں گا۔ البتہ ہر سال جو general tax ہوتے ہیں۔ اگر ہم اندیسا کی تاریخ کو دیکھ لیں جس وقت پاکستان اور ہندوستان مشترکہ تھے سن 1935 کا Act تھا کہ general tax ہوا کرتا تھا صوبوں کا۔ اس کے بعد کس طرح انہوں نے صوبے کے purview سے نکال کر وفاقی میں لے گئے۔ اگر ہمیں ہر سال جو یہ general tax بڑھ جاتے ہیں اور گیس ہمارا ہی ہے اگر۔۔۔ ہمارے ساتھ انصاف نہیں کریں ہمارا حق ہی دے دیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بھی ہمارا حق ہے یہ geneal tax یہ جتنے گیس پر لگتے ہیں اس کی آمدنی میں ملنا چاہئے۔ شکر یہ۔

جناب اپنے۔ جی اس پر کوئی اور اگر بولنا چاہے۔

شفیق احمد خان۔ جناب۔

شفیق احمد خان۔ جی۔ دشت کے علاقے اور سریاب کے علاقے میں گیس بالکل نہیں ہے۔ گیس دہان سے گزر کر آ رہی ہے کوئی شہر کو مل رہی ہے آگے جا رہی ہے لیکن دشت اور سریاب کے لوگ اس کے پرہیز کی حالت میں بے سروسامانی کی حالت میں پڑے ہیں ہماری گیس ہے ان لوگوں کو بھی گیس سپلائی ہونی چاہیئے یہ قرارداد میں بھی شامل کیا جانے سریبہ بہت ضروری ہے۔

عبد الرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ جناب اپنے کردار اور بہت اچھی ہے کچھ دل صاحب کی پر اکیلیں تھوڑے اسامیں وضاحت صرف یہ کرنا چاہوں گا کہ جو کمینی بنی تھی سیٹ کی بلوچستان کے بارے میں اس میں اس چیز کے لحاظ سے اس کو deal کیا گیا ہے۔ اگر وہ اس کی روپورث پڑھ لی جائے یاد رکھا جائے کہ آیا ہمیں وہ حقوق میں رہے ہیں یا نہیں مل رہے ہیں۔ تو اس لحاظ سے اس کے بعد اگر آپ کوئی resolution pass کرنا چاہیں۔ یہ میں مانتا ہوں کہ جو آپ نے آج چیز کی pass ہے ایوان میں وہ بالکل حق بجا بے ہے مگر اس پر کچھ کام ہوا ہے جو کہ ہماری سیٹ کی کمینی جس میں ہمارے بلوچستان کے کافی نمبر تھے اور اس مسلم لیگ کی گورنمنٹ نے ان پر کوئی فیصلہ ہوا ہے اگر وہ سامنے آجائے ایوان کے تو میں سمجھتا ہوں یہ کافی مسئلہ حل ہو جائے گا۔ کیونکہ انہوں نے بڑا specified طریقے سے اس کا حل نکالا ہے۔ پھر میں تو سمجھتا ہوں کہ حق میں ہے مگر نمبر صاحبان کی اپنی reservations ہیں اگر وہ۔۔۔ ذرا اس کو دیکھ لیں تو میں سمجھوں گا کہ بہتر ہے۔

کچھ کوئی علی ایڈووکیٹ (فائدہ حزب اختلاف)۔ جناب اپنے کردار ایک چیخیدہ مسئلہ ہے لیکن خدا کرے کہ مجھ میں صلاحیت ہو کہ میں اس بھلی اور آپ کو یہ بتاؤں دیکھیں ہمارے ساتھ سب سے بڑی زیادتی اس وفاق میں ہو رہی ہے کہ نیکسیشن کے تمام اختیارات جو ہمارے آئین میں دوست ہیں ایک مشترک لئٹ ہے دوسری وفاق کی قانونی فہرست ہے گیارہ آئین ہیں ان دونوں کی جناب والا گیارہ آئینوں میں سے انہوں نے دس آئین لے کر صرف Price کو لے لیا ہے میں کہتا ہوں کہ اس وقت جو یہاں گشید گی ہے صوبوں اور وفاق کے درمیان اس چیزوں کو چھوڑ دیں یہاں ہر سال جو جزیل لیکس پر بڑھا رہا ہے بجٹ کے ستاد اور Product بھی ہمارا ہے حالانکہ سال میں تقریباً 184 ارب روپے فیڈرل گورنمنٹ لے رہا ہے اور ہمیں محض چار پانچ ارب روپے دیتا ہے جو کہ ہم لوگ یہاں بلوچستان کا بجٹ بنادیتے ہیں اور ہم لوگ آپس میں لڑتے ہیں اگر یہ ایک دفعہ ایمان کریں اور ہمارا ساتھ اضاف کرے اور ایک سال کی صرف گیس کی آمدنی ہمیں دیں یہاں ایسا آپس کی لڑائی اور جھگڑا بھی ختم ہوں گے اور یہ جو ہمارا اپنا Product ہے اس کی جو جزیل لیکس کر دے ہم لوگ کیوں اس میں ایک بچ ڈال دیں البتہ میرے جو مریان نے یہ فرمایا تھا کہ

وہاں ایک چیز Under Process ہے جناب ہر چند ہے کہ تم لوگ نے وہاں سے بائیکاٹ کی ہے لیکن ہم جو اخبارات دیکھیں وہاں نیکسیشن کے معاملے میں بالکل یہ لوگ خاموش ہیں وہاں فیڈرل گورنمنٹ نے انکریٹ لسٹ میں ڈال رہے ہیں لیکن نیکسیشن کے معاملہ شجرہ منوع ہے اس کو تو یہ لوگ ہاتھ لکھنے نہیں دیتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اپنی جگہ اگر ہمارا یہ مقدس ایوان اور ابھی وفاق بھی سمجھے اور پنجاب بھی سمجھے کہ یہ لوگ اپنے حقوق کو جانتے ہیں انہیں پڑھتے ہے کہ ہمارے سارے ریوس ہڑپ کر رہا ہے ہمارے سارے وسائل اس نے اپنے قابو میں لے لیا ہے اور ہم بیکاری جیسے ہیں اس مسئلے میں، میں کہتا ہوں کہ ہمارے اسی پر کوئی Compromise نہ کرے اگر بینک Otherwise کا کوئی قباحت ہی نہیں یا اسی سمجھج میں شامل ہوگا اگر نہیں ہوا ہے تو یہ وہاں پارلیمنٹ میں جائیں وہاں ان کی جو دنگ ہے سکریٹریٹ میں کہ بلوجہستان اسی پر اپنے جو آپ کا سب سے بڑا ریوس ہے گیس اس میں انہوں نے جو ذیلیانہ کئے ہیں یہ ان کا حق ہے میں کہتا ہوں کہ میرا پارلیمانی جو نظر ہے مجھ سے سیتر ہے قابل احترام ہے بلوجہستان کے Interest کی خاطر اس میں ہمیں پسورٹ کر دے گا۔

جناب اپنیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے جو اس کی منظوری کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ (قرارداد منظور ہوئی)۔

چیز میں خصوصی کمیتی ضلع بھی کے سابقہ حیثیت کی بھالی کی بابت تجزیاتی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں۔ حافظ محمد اللہ (وزیر صحت)۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں چیز میں خصوصی کمیتی بھی کی سابقہ حیثیت کی بھالی سے متعلق کمیتی کی تجزیاتی رپورٹ ایوان کے میز پر رکھتا ہوں۔

جناب اپنیکر۔ رپورٹ ~~بھیں~~ ہوئی۔

متعلقہ محکمہ سفارشات کے مطابق یہ رپورٹ متعلقہ محلے کے حوالے کرتے ہیں تاکہ وہ سفارشات کے مطابق کوئی کارروائی کریں۔

مورخہ 24 اکتوبر کو باضابطہ شدہ تحریک۔۔۔

شاہزادیان رند۔ پواخت آف آرڈر۔

جناب اپنیکر۔ جی۔

شاہ زمان رند- جناب یہ جو بی کا معاملہ ہے اس میں میرے کچھ گزارشات ہیں پانچیں کمپنی میں کون کون لوگ ہیں جو ہمارے سامنے جیسا کہ شفیق صاحب کا ہے اور اس کے علاوہ رحیم زیارت وال صاحب کا ہے یہ جو بی کا معاملہ ہے جناب اپنے بہت اہم معاملہ ہے اور جو بی کو جو منتخب نمائندہ ہے اس کمپنی میں پہلے تو وہ نہیں ہے یہ بھی غلط بات ہے دوسری جو فریق ہے وہ سارے اس کمپنی میں بیٹھے ہوئے ہیں تو ظاہر ہے ہر ایک اپنے Favour کا فیصلہ کرے گا یو جو رپورٹ بنایا گیا ہے جناب اپنے اس کا ازسرنو جائزہ لیا جائے۔ اور دوسرے لوگوں کو اس کمپنی میں شامل کیا جائے۔

جناب اپنیکر- رند صاحب آپ کی بات صحیح یہ کمپنی کافی عرصہ سے بی ہے اگر اس وقت آپ پواخت آؤٹ کرتے کمپنی نے اپنے سفارشات تیار کئے ہیں اور اب بھی ہم متعلقہ محلے کو تصحیح رہے ہیں وہاں پر اس مسائل کے لئے مولانا واسع صاحب کی سربراہی میں ایک کمپنی ہے اب وہ ذمہ پاڑتھا اگر سمجھے اسی سفارشات کو وہاں تصحیح دیں یا اسی پر عمل درآمد کریں وہ تو ڈیپارٹمنٹ چیک کرے گا۔

شاہ زمان رند- جناب پہلے تو ایک مرتبہ رپورٹ آئی تھی لیکن ٹینبل نہیں ہو سکا میں یہی کہہ رہا ہوں کہ جب ایک چیز میں خود فریق ہوں جیسا کہ اپنیکر صاحب آپ ایک اپنی روایات قائم کی پچھلے اجلاس میں ایک فیصلہ آپ کا تھا جو وہ کا معاملہ تھا آپ نے کمپنی بخواہی اور جناب اکبر مینگل صاحب کو آپ نے کہا کہ آپ فریق ہے لہذا آپ کمپنی کے ممبر نہیں بن سکتے میں وہی چیز دوہرانا چاہتا ہوں جو آپ کے ابھی جو فریق ہے اس کمپنی کا ممبر ہے ظاہر ہے کہ وہ اپنے ہی حق میں فیصلہ دے گا تو لہذا میں کہتا ہوں اس میں درمیان کے لوگ ہوں تو اس کا اچھا فیصلہ لٹکے گا۔

جناب شفیق احمد خاں- پواخت آف آرڈر۔

جناب اپنیکر- جی۔

شفیق احمد خاں- جناب والا میر اعلیٰ پاکستان ہیلپر پارٹی پارٹی میرین سے ہے اور میں صوبہ اور میں صوبہ بلوچستان کا ایم پی اے ہونے کے ساتھ ساتھ میں پورے پاکستان کی بھی بات پیش کر سکتا ہوں جیسا کہ انہوں نے کہا کہ زیارت وال صاحب یا شفیق یہ ممبر نہیں بن سکتے ہیں میں ان سے زیادہ بہتر طریقے سے اس کیس کو Pleat کر سکتا ہوں بھیت ایڈ و کیٹ اور بی کے حوالے سے بھی چونکہ میں نے چند رہ سال

بھی میں گزارے ہیں بھی کی سابقہ حیثیت کے بارے میں بھی مجھے علم ہے میں پیدا بھی ہوں اس وقت
میری عمر 55 سال ہو گئی ہے میں رند صاحب صاحب سے زیادہ جانتا ہوں کہ بولاں کیا ہے وڈھ کیا ہے
تال کیا ہے ان چیزوں کے بارے میں قوم پرستوں سے زیادہ سمجھتا ہوں ان کی یہ بات یہ جو کمیٹی نی ہے یہ
چند لوگوں کی یاد پر بنائی گئی ہے باؤس نے بنائی ہے اور باؤس میں ہم نے فیصلہ دے دیا ہے اور اس پر ہم
نے تمام مریونوڈ پارٹی کو بولا یا اور لوگوں کو ساتھ شامل کر کے پوچھ پوچھ کرنے کے بعد سابقہ ریکارڈ کو
دیکھ کر اور اب بھی اپورٹ موجود ہے نہ ہم نے ذاتی پسند نہ پسند پر بات نہیں کہ ہمارے پیلز پارٹی نے ہر
جگہ ایکشن کنٹرول کرتا ہے باروزی صاحب پہلے جو بلوچستان کے وزیر اعلیٰ بھی رہے ہیں وہ ہمارے
پارٹی سے تھے اور بھی سے تھے کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

شاہ زمان رند۔ جیسے کہ وہ بھی کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں کوئی میں بیٹھ کر میرا حلقة انتخاب بھی بھی
کے ساتھ ہے ایسی کوئی بات نہیں۔

جناب ایمکر۔ کوئی پورا نہیں ہے۔

مورخہ 24 اکتوبر کو باضابطہ شدہ تحریک اتواء نمبر 3 پر دو گھنٹے کی بحث موخر کی جاتی ہے اور سیکریٹری اسمبلی
صاحب گورنر صاحب کا حکم پڑھ کر سنا کیں۔

Mohammad Anwar Lehri (Secretary)

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of
Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of
Pakistan 1973, I Owais Ahmed Ghani, Governor
Balochistan, hereby prorogue the session of the Provincial
Assembly of Balochistan on Thursday the 27th October, ,
after the Session is over.

(owais Ahmed Ghani)

Governor balochistan.

جناب اچیکر۔ اب اس بیل کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتی کیا جاتا ہے۔
(اس بیل کا اجلاس مورخہ 27 اکتوبر 2005، روز جمعرات تین بجکر ہیں منٹ پر غیر معینہ مدت کے لئے
ملتوی ہو گی)۔
